







طبع في المطبعه الكائنه في انطاكيه في سنة ١٢٨٠



JUN 1961  
 (Oriental Section)  
 URDU PRINTED BOOKS:  
 Accession No. ۲۹۴۱۵  
 Subject

۲۹۴ ۱۵

۱۹۶۱



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۳۵

حامد اومصلیٰ خاکپای انام محمد مجیب اللہ برائے نام ارباب علم کلام کینچہ تہن  
 عرض پرداز ہر کہ عرصہ سے میرا قصد تھا کہ فلاسفہ کے جو اعتراضات خرق  
 والیام کے نسبت کو گئے ہیں ان کے جوابات بالاستیعاب لکھوں جنکو  
 آج تک مکملین نے اردو یا فارسی زبان میں تحریر نہیں کیا ہر اکثر ضعیف البیہ  
 گمراہ ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے گفتگو معراج کے باب میں کر دیتے ہیں  
 اسکا اثر متعدد اشخاص اور گروہوں پر پڑتا ہر ان لوگوں کے خدشات دفع  
 کرنے کے لیے بڑا کتب خانہ علم کلام کا درکار تھا جسکے میں تلاش میں تھا  
 یہ وقت واحد میں مجھے میسر نہوا ان عرض میںے فردا فردا کتب علم کلام جمع کرنا  
 شروع کیے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ماہ عید میں اس قدر کتب مذکورہ جمع ہو گئے  
 جنکا فراہم کرنا فی زمانہ دشوار ہوا انہیں سے میںے چیدہ چیدہ ضمنی اخذ کر کر

رسالہ ہذا مرتب کیا اور ہمین کل جوابات فلاسفہ کے اور اعتراضات کے جو خرق و التیام کے نسبت وارد ہوئے ہیں مشرح لکھدے تا ضعیف العقیدہ کے اعتقاد مضبوط ہوں اور جو لوگ گمراہ ہو گئے ہیں وہ راہ راست پر آئیں۔ پہلے جوابات فلاسفہ کے لکھے ہیں من بعد جو اختلافات اور اعتراضات نقلی معراج مع لیس اور رویت الہی اور کلام بالمشافہ کی باب میں واقع ہوئے ہیں ان کے جوابات اور ہر اختلاف کا قول فیصل لکھ دیا ہے اب کسی شوقین علم کلام کو دوسرے رسالہ معراج کے دیکھنے کی ضرورت باقی نہ رہی قصہ معراج اور اسکی متعلقات کو کتب احادیث صحیحہ اور مستندہ لکھا ہے کتب سیر جو غیر معتبر تھی اونسے کسی قسم کی مدد و اعانت نہیں لی ہے جن صاحبوں کو میری تحریر میں شبہ ہو وہ کتب احادیث کو جنکا حوالہ دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں اور شبہ دلی مٹائیں۔

پہلی فصل۔ اس میں آیہ سبحان الذی انزل کی تفسیر بیان ہوتی ہے سبحان الذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لشرین آیاتنا الایۃ۔ ترجمہ۔ اللہ کی ذات پاک ہے برائیوں سے وہ اللہ جو لیکھا اپنی بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک وہ مسجد اقصیٰ کہ بزرگی وہی ہے اوسکے گرد و نواح کو تاکہ دکھائیں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نشانیاں۔ سبحان علم ہے واسطے تبیح کے مثل عثمان کے کہ علم ہے رجل کے لئے راغب نے کہا تبیح کے معنی جلدی سے گذرنا پانی یا ہوا پر جسطرح کلام عرب میں کہا جاتا ہے سبحان سبحانہ یعنی گذاروہ پانی میں سرعت سے اور

کبھی از روئے استعارہ استعمال اس لفظ کا کئی معنوں میں واقع ہوا ہر چنانچہ حق تعالیٰ  
 اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ کل فی فلک یسبحون۔ یعنی کل ستارہ آسمانوں میں  
 دوڑتے ہیں اس مقام پر حرکت نجوم کی فلک میں واقع ہوئی ہو کبھی گھوڑے کی  
 دوڑ پر بھی اسکا استعمال ہوتا ہے چنانچہ حق جل و علا ارشاد فرماتا ہے۔ وللمجرات  
 سبحا۔ کبھی جلدی کرنے میں چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
 ان لک فی النہار سبحا طویلاً۔ تسبیح کی اصل تنزیہ ہر واسطے باری تعالیٰ کے  
 اور جلدی کرنے کا حق تعالیٰ کی عبادت میں پھر لفظ تسبیح کی عام کی گئی عبادت  
 قولی اور فعلی میں سبحان مصدر ہر مثل غفران کے آریو البقا کہتے ہیں سبحان  
 اسم ہر واقع ہوتا ہے مصدر کے مقام پر تسبیح کا استعمال بغیر اضافت نہیں  
 ہوتا ہے جبکہ تسبیح کا استعمال بغیر اضافت کیا جاوے تو علم ہو جائیگا واسطے  
 تسبیح کے اور غیر منصرف ہوگا واسطے پائے جانے دو سبب کے ایک  
 علیت دوسرے الف و نون زائدہ مثل عثمان کو ابن حاجب نے کہا کہ لفظ  
 سبحان علم ہر واسطے تسبیح کے اسپر یہ قول شاعر وال ہر شعر فقلت  
 لما جارنی فخرہ سبحان من علقۃ الفاخر بلفظ سبحان کو اگر علم نہ کہیں تو  
 منصرف ہو جائیگا کیونکہ الف و نون غیر صفات میں واقع ہے تین سبب  
 منع صرف کے اور لفظ سبحان کا شاذ علیت میں استعمال کیا جاتا ہے اکثر ہر  
 استعمال ضافہ ہوتا ہے کیونکہ اعلام اضافت نہیں یہ جاتے ہیں اس سے  
 یہ ثابت ہوا کہ لفظ سبحان علم نہیں ہر بلکہ منصرف ہر مثل نزول آیت کا تفسیر  
 مجمع البیان میں لکھا ہے کہ یہ آیت اسمی میں نازل ہے۔ امام ابو جہان لکھتے ہیں

کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسری کو بیان فرمایا قریش نے تکذیب  
 کی و سو قت حق جل و علانی اس آیت کو نازل فرمایا۔ قولہ الذی اسری بعبدہ۔  
 عبد سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسری دوسری لفظ واحد ہے لیکن یہی  
 کہتے ہیں کہ اہل لغت نے غلطی کی کہ لفظ اسری دوسری کو معنی واحد میں استعمال  
 کیا حالانکہ راویوں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اسری خاص ہو حضرت سرور  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اہم مقام پر لفظ اسری کا استعمال کسی نے  
 نہیں کیا لفظ اسری متعدی اور اسری لازمی ہو۔ متعدی کے واسطے مفعول کا  
 ہونا ضرور ہے اس مقام پر مفعول محذوف ہے اس تقدیر پر یہ معنی ہونگے کہ بھیجا اللہ نے  
 براق کو کہ سیر کراے اپنے بندے کو۔ بندے سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں  
 لیکن منصوب ہر ظرفیت پر اور مقید کیا حق جل و علانی اسری کو لیل کے ساتھ  
 تاکید کیونکہ اسری کے معنی شب میں سیر کرنے کے ہیں۔ اور حق تعالیٰ جل شانہ  
 نے لفظ لیل اسلئے نکرہ فرمایا تا دلالت کرے اسری کی قلیل مدت پر چنانچہ  
 ایسا ہی ہوا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی رات میں  
 سیر کی مکہ معظمہ سے شام تک جو چالیس شب کی مسافت تھی۔ من المسجد الحرام  
 مسجد حرام سے مکہ مراد ہوا اول جو مسجد بنائی گئی زمین پر وہ مسجد حرام ہے  
 شرافت دی اوسکو اللہ تعالیٰ نے جسکی یہ آیہ پاک۔ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ  
 لَلَّذِي بِمَكَّةَ مُبَارَكًا۔ شاید صحیحین میں ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ میں نے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زمین پر پہلے کون مسجد بنائی گئی فرمایا  
 مسجد حرام پھر میں نے عرض کی کہ اوسکے بعد کون مسجد تیار ہوئی حضرت سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدِ قصی - عرض کیا ان دونوں کے درمیان فاصلہ کتنا ہے۔ ارشاد کیا چالیس شب کی مسافت کا۔ روایت ہے کہ آپ ام ہانی کے مکان سے تشریف لیکے ام ہانی کا مکان مسجدِ حرام سے باہر ہے۔ اسپر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حق جل و علا فرماتا ہے کہ آپ مسجدِ حرام سے تشریف لیکے تو یہ روایت ہو سکے خلاف واقع ہوئی ہے۔ اسکا ہم یہ جواب دین گے کہ مسجدِ حرام سے مراد حرم ہی اور یہ کل مسجد اور غیر کو شامل ہے ام ہانی کا مکان حرم میں داخل تھا تو اس صورت میں یہ وہاں بھی صحیح ہو جائے گی اور کھانا تطابق بھی اوس سے ہو جائیگا الی المسجد الاقصی - مسجدِ اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے کیونکہ اوس زمانہ میں مسجد بیت المقدس کے دوسری مسجد تھی ایسے اقصیٰ کے لفظ ارشاد فرمائی بیت المقدس انبیا علیہم السلام کی عبادت گاہ تھی اسوجہ سے کل انبیا علیہم السلام شبِ معراج اوس مسجد میں تشریف فرما تھے حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی انبیا علیہم السلام نے آپ کی اقتدا کی اس سے فیصلت اور شرفِ حضرت خواجہ عالم علیہ التحیۃ الثناء کے ظاہر ہو گئے کیونکہ امامِ فضل قوم ہوتا ہے۔ بار کنا حوالہ بعض کہتے ہیں کہ برکت اوسکے حوالے میں سبب کثرتِ اثار کے ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ معدنِ انبیا علیہ السلام کا اور مہبط ملائکہ کا ہے اسوجہ سے اوس میں برکت دی گئی ہے۔ لہٰذا میں آیتنا اخ - تاکہ دکھائیں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نشانیاں - من کی لفظ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ شبِ معراج میں جو عجائبات آپ کو دکھائی گئی وہ بعض تھے اور حق تعالیٰ جل شانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے۔ وکذلک شرعی ابراہیم ملکوت السموات والارض و اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ معراج حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی افضل ہو معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اسکا ہم جواب دیتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمینوں کی عجائبات دکھائے گئے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بعض آیات و کلماتیہ آیات افضل ہیں ملکوت سے۔

فصل دوسری: اس میں بیان ہے ثبوت جواز عقلی اور وقوع معراج کا۔ امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں معراج کے باب میں دو بحثیں رقم کرتے ہیں اول ثبوت جواز عقلی دوسری وقوع معراج اسی حرکت سرعہ فی نفسہا ممکن ہو اللہ جل شانہ ہر ممکن قدرت رکھتا ہے اب ہم کو ضرور ہوا ثابت کرنا دوام و نفا پہلے یہ کہ حرکت اس قدر سریع ممکن ہے نفسہا ہو اسکو ہم کئی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں اول یہ کہ فلک اعظم شروع شب و آخر تک نصف دور کی حرکت کرتا ہے اور علم ہند سے میں ثابت ہے کہ نسبت قطر کی طرف دور کے نسبت احد کی طرف ٹلث اور سبع کی ہو اس تقریر سے لازم ہوا کہ ہونے نسبت نصف قطر کی طرف نصف دور کے نسبت واحد کو طرف ٹلث اور ایک سبع کی اس صورت میں کہا جائیگا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلند ہوی مافوق فلک اعظم او سوت کہ فلک اعظم نے نہیں حرکت کی تھی مگر نصف دور کی جبکہ حاصل ہوئی اتنے زمانہ میں حرکت نصف دور کی تو حاصل ہونا حرکت بقدر نصف قطر کے بطریق اولیٰ ثابت ہوا اس دلیل سے یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت خواجہ عالم علیہ التحیہ والثناء کا ٹلث لیل میں کہ سے مافوق العرش تشریف لیجانا فی نفسہ ممکن ہے تو تمام لیل میں اس امر کا ہونا بطریق اولیٰ ممکن ہوا۔ تو دوسری دلیل یہ ہے کہ علم ہند سے ثابت ہے کہ قرص آفتاب کا مساوی ہوتا ہے زمین سے لے کر سموات مرتبہ اور ایسا ہی ایک مرتبہ

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ طلوع قرص آفتاب کا کس قدر سریع زمانہ قلیل میں ہوتا ہے  
 معلوم ہوا اس قدر حرکت سریعہ کا زمانہ قلیل میں ہونا فی نفسہ ممکن ہے۔  
 تیسری دلیل یہ ہے کہ جس طرح عقل کے نزدیک صعود جسم کثیف کا مرکز عالم سے  
 مافوق العرش بعید ہے اسی طرح نزول جسم لطیف کا فوق عرش سے مرکز عالم کی طرف  
 بھی بعید ہے اگر کہا جائے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شب  
 وحدین عروج مافوق العرش ہوا اس کا یہ جواب دیا جائیگا کہ جبریل علیہ السلام کا عرش  
 سے مکہ میں ایک لحظہ میں وحی لیکر انبیا علیہم السلام پر نازل ہونا کیونکر ثابت ہوتا ہے  
 اگر تم اس کو تسلیم کرتے ہو تو عروج حضرت نوح عالم علیہ التحیہ والثناء کا بھی ممکن ہوا  
 اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے تو نبوت انبیا علیہم السلام کی ثابت نہیں ہوتی تو اب ضرور  
 ہوا کہ جبریل کا انا ثابت کیا جاوے واسطے ثبوت نبوت کے لامحالہ اس تقریر سے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صعود بھی مافوق العرش ثابت ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ جبریل  
 علیہ السلام کے نزول سے مراد فاضل ہونا حجاب جسمانی کا ہے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے حتیٰ کہ جو مکاشفات اور مشاہدات کہ جبریل میں موجود ہوتے تھے وہ سب حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہو جاتے تھے اس کا جواب یوں دیا جائیگا  
 کہ یہ مذہب حکما کا ہے جو ہوسا میں اسکے قائل ہیں کہ جبریل حکم پروردگار عالم افلاک کو  
 کہہ میں آتے تھے جب یہ امر ثابت ہوگا کہ جبریل جسم سے آتے تھے تو لامحالہ حضرت  
 جسم مقدس سے مافوق العرش تشریف لیجا نا ثابت ہو گیا روایت ہے کہ جب حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ معراج بیان کیا کفار و منکر ہوئے اور وہ ابو بکر  
 کے پاس گئے اور کہا کہ اسے جو کچھ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہیں



کہ شب کو مجھے معراج ہوئی۔ ابو بکر گویا ہوئے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے  
 ہیں تو بیشک وہ سچے ہیں من بعد ابو بکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا قصہ بیان کرنا شروع کیا ابو بکر اسکی تصدیق کرتے  
 جاتے تھے جب قصہ تمام ہوا ابو بکر عرض پیرا ہوئے۔ اشدھانک رسول حق۔  
 حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجان سے ارشاد فرمایا  
 - انا اشدھانک تصدیق حق۔ حاصل کلام یہ ہر کہ جب ابو بکر حضرت کی رسالت کی  
 تصدیق کر چکے تو پھر اس سے بڑھ کر جوام تھا اسکی کیونکر نہ تصدیق کرتے۔ چوتھی  
 دلیل یہ ہر کہ انرا بل مل قال میں اس امر کے کہ ابلیس موجود ہو اسکو یہ قدرت دی گئی ہر  
 کہ نبی آدم کے دلون میں وسوس ڈالے اور زمانہ قلیل میں مشرق سے مغرب تک  
 مسافت طو کرے جبکہ ابلیس کی واسطے یہ امر ثابت ہو کہ زمانہ قلیل میں استقدر سے  
 حرکت کرتا ہو تو انبیاء علیہم السلام کے واسطے بطریق اولیٰ یہ امر ثابت ہوا۔ پنچویں  
 دلیل یہ ہر کہ حق تعالیٰ لقرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ کو فرماتا ہو  
 کہ ایک لحظہ میں ہو سلیمان علیہ السلام کو مقامات بعیدہ میں لیجاتی تھی اس سے  
 بھی ثابت ہوا کہ یہ حرکت سریعہ ممکن ہر فی نفسہا۔ چھٹی دلیل یہ ہر کہ قرآن شریف میں  
 حق جل و علا فرماتا ہو کہ تخت بلقیس کا میں سے شام میں چشم زون میں پہونچ گیا اور  
 یہ زمانہ نہایت قلیل تھا قال اللہ تعالیٰ قال الذی عنده علم من الکتاب  
 انا اتیک بقبل ان یرتد الیک طرفک۔ جبکہ یہ حرکت سریعہ غیر نبی کے واسطے  
 ثابت ہوئی تو معلوم ہوا کہ ایسی حرکت ممکن الوجود نبی کے لئے بھی ہو سکتی ہو۔  
 ساتویں دلیل یہ ہر کہ جب انسان کسی شوک بعیدہ پر نظر ڈالتا ہو فوراً نظر مبصر پر پڑتی ہو





پہلے اسیری ہوئی من بعد معراج کا ظہور ہوا۔ بعیت الحوام سے حضرت سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجداقصیٰ میں تشریف لیجانا قرآن شریف سے ثابت ہوا اور انکار  
 آسمانوں پر جلوہ نما ہونا احادیث سے ثابت ہے پہلے کو اسیری کہتے ہیں۔ دوسرے کو  
 معراج اسیری کا انکار کرنا والا کافر ہو معراج کا منکر مقبذ قرار پایا ہو ایسا شخص اگر  
 اسلام سے خارج نہیں ہوتا اور اگر گمراہ و کافر نہیں ہوتا ہو جمہور مفسرین اور محدثین اسکے  
 قائل ہیں کہ معراج دوسری ایک شب میں بحالت یقظ ہوئیں چنانچہ اس پر اخبار صحیحہ  
 متواتر واقع ہوئے ہیں اور یہ آیت پاک بھی سبحان الذی سری بعبدہ لیل الخ والی انکار  
 سبحان کی لفظ امور بزرگ میں استعمال کیجاتی ہو اگر معراج ہوتی منام میں تو نہ ہوتی  
 کوئی شراوین بزرگ اور نہ مباورت کرتے اسکے انکار پر قریش اور نہ مرتد ہوتے  
 وہ مسلمان جسکے عقیدے ضعیف تھے کیونکہ اگر معراج روحی ہوتی تو حق تعالیٰ اپنے  
 کلام مجید میں بعبدہ کی لفظ ارشاد فقہانا اور بروج عبیدہ ارشاد کرتا جس سے کوئی محال  
 عقلی لازم نہ آتا حق تعالیٰ جل شانہ نے آیت مذکورہ میں بعبدہ کی لفظ ارشاد فرمائی ہو  
 عبیدہ کا اطلاق کلام عرب میں روح مع الجسد ہوتا ہو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مع الجسد حالت یقظہ میں معراج ہوئی جسکی دوسری  
 دلیل یہ کہ سوار کر اسے گئے حضرت خواجہ عالم علیہ التیجہ والٹنا براق پر بیہ بھی الہ  
 اس امر پر کہ معراج مع الجسد ہوئی کیونکہ حل جسد کا ہوتا ہو نہ روح کا اس قول کی تائید میں  
 ابو نعیم نے اپنے دلائل میں حدیث محمد بن کعب قرطبی کی نقل کی ہے ابوسفیان کے  
 قصہ میں ہرقل کے ساتھ کہا ہرقل نے کہ مجھ کو ایک شب اسیری ہوئی اوسکا انکار کرتے  
 تھے ابوسفیان اوما و سکو مجھ لانے تھے پھر کہا ابوسفیان نے کہ اے بادشاہ خبر

دیتا ہوں میں تجھ کو ایک عالم کی جتنے تو پہچانتا ہو اور وہ تجھے جھٹلائیگا۔ ہر قل نے  
 پوچھا وہ کون ہے ابو سفیان گویا ہوئے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ ارض حرم میں پیدا  
 ہوا ہو اور بیت المقدس میں آئیگا۔ ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ ہر قل ایک  
 شب کو قبل صبح کے میرے پاس آیا اور کہا کہ معلوم ہوا مجھ کو کہ یہی رات ہے۔ ہر قل  
 تشریف آوری حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقطرہ تمام شب ابو سفیان  
 نے ہر قل سے پوچھا۔ تلمو یہ خبر کیونکر معلوم ہوئی ہر قل گویا ہوا کہ میں ہمیشہ کل دروازے  
 مسجد کے بند کر دیتا تھا من بعد آرام کرتا تھا چنانچہ آج بھی ایسا ہی کیا یعنی کل دروازے  
 بند کر دیے تھے مگر ایک دروازہ کھلا رکھا تھا اور سپرہ متعین کر دیا صبح کو براق کے  
 بندھنے کے نشانات پائے گئے۔ ہر قل نے اپنے لوگوں سے کہا کہ دروازہ بند  
 تھا بھونپی اسکے کوئی شخص نہیں سکتا تھا اور اسنے آج کل رات اس مسجد میں نماز پڑھی  
 بیٹھے کہتے ہیں کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک مع المسجد یقطعہ میں سرزد ہوئی  
 اور وہاں سے معراج آسمانوں تک بذریعہ روح کے خواب میں پائی گئی وہ اس  
 قول پر آیا سبحان الذی اسری بعبدة لیلا من المسجد الحرام الخ کو دلیل لاسے ہیں  
 اور نہایت اسری مسجد اقصیٰ کو ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر اسری مع المسجد  
 اقصیٰ سے زیادہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں اسکا ذکر کرتا اور حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سے بزرگی اور علوم مرتبت نکلتی۔ جو اب کا  
 یہ ہے کہ تخصیص فرما مسجد اقصیٰ کی یہ وجہ ہے کہ قریش کو معراج سے انکار تھا ایسے  
 حق تعالیٰ اجل شاید نے مسجد اقصیٰ کے لفظ کو ارشاد فرمایا کہ اگر قریش آپ سے  
 مسجد اقصیٰ کے حالات متحنا پوچھیں تو آپ انہیں جو خوبیاں فرمائیں جو لوگ

اسکے قائل ہیں کہ معراج منام میں ہوئی اور انکے پاس اسکی کوئی دلیل مستحکم نہیں ہو  
اور انکے دلون میں یہ خطرے گذرتے ہیں۔ اول یہ کہ حق تعالیٰ قرآن مجید میں  
ارشاد فرماتا ہو وما جعلنا الرویا التي ارنياک لافتنہ للناس یعنی نہیں گردانا  
سہمنے رو یا ایسا رو یا جو دکھایا تجھے اسے محمد مگر فتنہ واسطے انسان کے  
حاشیہ خیالی میں مولانا عبد الحکیم سیال کوٹھی لکھتے ہیں کہ جو لوگ اس آیت کو  
استدلال لاتے ہیں اور انکا جواب اس طرح ادا کیا جاتا ہو کہ ہم تسلیم کرتے  
ہیں کہ مراد رو یا سے فی المنام ہے لیکن تسلیم نہیں کرتے ہیں کہ یہ آیت  
پاک معراج کی شان میں واقع ہوئی مراد رو یا سے وہ رو یا واقعہ ہے جس میں حضرت  
سور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزیمت کفار کی ملاحظہ فرمائی غزوہ بدر میں پس ملاحظہ فرمائی پوزنام  
میں ہزیمت کفار کی قبل اسکے واقع ہونے کے الفرض یہ آیت پاک نازل ہوئی  
ہو ہزیمت کفار کی شان میں۔ دو بہر جواب۔ مولانا یون تحریر کرتے ہیں کہ ہم  
تسلیم کرتے ہیں کہ رو یا سے مراد فی المنام ہے لیکن مراد اس سے وہ رو یا ہو کہ  
قریب تھا کہ آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئی کہ آپ فوراً ملاحظہ فرمایا جسکی خبر اللہ تعالیٰ  
اس آیت پاک میں دیتا ہو تقد صدق اللہ رسولہ الرویا باحق للہ خلن المسجد الحرام  
الایہ دوسرے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت  
میں یون وارد ہو کہ مافقہ جسد محمد صلعم لیلۃ المعراج لوگ اس روایت سے  
یہ مراد لیتے ہیں کہ ساری خواب میں تھی اور وہی معاینہ اور مشاہدہ کے نہیں تھے  
اسکا جواب ابلی قاری اپنے رسالہ منہاج العلوی فی معراج النبوی میں لکھتے ہیں  
کہ معراج مکہ میں شروع بعثت کے زمانہ میں واقع ہوئی اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ

پیدا بھی نہیں ہوئی تھیں انکا قول دوسری حدیثوں پر مرجح نہوگا جنگی راویوں نے  
 بطریق مشاہدہ حدیث معراج نقل کی ہو اگر حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہم تسلیم  
 بھی کریں تو اس سے مخالفت کا مدعا حاصل نہیں ہوتا ہو کیونکہ حضرت سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو سب معراج جہان کی گئی بار مقام میں معراج ہوئی ہی ہم اس امر کا  
 اقرار کرتے ہیں کہ حدیث مذکورہ سے خواب میں معراج کا ہونا ظاہر ہوتا ہو لیکن اس کو  
 یہ ثابت نہیں ہوتا ہو کہ انکو کبھی معراج حالت بیداری میں نہیں ہوئی۔ تیسرے  
 یہ ہو کہ حضرت معاویہؓ سے معراج کے باب میں سوال کیا گیا ادنھوں نے کہا کہ  
 کائنات روایا صانع اسکا جواب یہ ہو کہ حضرت معاویہؓ اسوقت ایمان نہیں لائے تھے  
 اور حالت کفر میں تھے بلکہ حضرت معاویہؓ قصاصی کے مدت کے بعد ایمان لائے  
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے کئی سال پہلے معراج ہوئی  
 اسوقت دوسرے صحابہ کرام جو ایمان لائے تھے ان سے دوسری حدیثیں واقع  
 ہوئی ہیں جسے مرجح معراج کا ہونا ثابت ہوتا ہو انکے اقوال معاویہؓ کے قول پر  
 مرجح ہیں اور یہ حدیث بھی مثل حدیث حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ہو۔ چوتھے یہ ہو کہ بعض  
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو دلیل لاتے ہیں کہ فرمایا حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں انا انکم یعنی میں سوتا تھا اور بعض احادیث میں آتی  
 ہوا ہو کہ مسجد حرام میں سوتا تھا کہ جب اکیس گیارہ گیارہ حضرت کے قول کا یہ جواب ہو کہ حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے کہ جبریلؑ آئی اور آپ کو بیدار کیا نہ یہ کہ  
 آپ سوتا رہے اور دوسرا قول حضرت صلوات اللہ علیہ استیقامت انا باللسجد الحرام یضعف کیونکہ  
 راوی اسکے شریک ہیں انکا قول محدثین کے نزدیک معتبر نہیں ہو۔

فصل چوتھی اس میں بیان ہے کہ آپ کو اسری قبل بعثت کے ہوئی یا اذ کے بعد اگر بعد  
ہوتی تو کتنے دنوں کے بعد بعض کہتے ہیں کہ ہجرت کے ۱۱ مہینے قبل بعض قائل ہیں  
کہ شروع سال نبوت کے ایک سال یا ڈیڑھ سال بعثت کے بعد اسری کا ظہور ہوا صحیح  
قول یہ ہے کہ بعثت کے پانچ سال کے بعد اسری واقع ہوئی جانتا ہاں یہ کہ حضرت  
عائشہ سے جو روایت منقول ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ہجرت کے تین سال پہلو نبوت کے  
دسویں سال حضرت عائشہ بمقام مکہ معظمہ ماہ شوال میں حضرت سرور عالم صلعم کے  
نکاح میں آئیں کذا فی الزر قانی اس صورت میں ام ہانی کے قول پر حضرت عائشہ  
کے قول کو ترجیح نہونگے کیونکہ ام ہانی فی بطریق مشاہدہ روایت کی ہے اور ام ہانی کا  
یہ قول کہ آپ نے پروردگار کو دیکھا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اسری واقع ہوئی  
یقظ میں بعض کہتے ہیں کہ اسری یقظ میں ہوئی اور معراج منام میں اسکی یہ دلیل ہے  
جبکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج اور اسری کو بیان کیا قریش  
نے اسکی تکذیب کی اور اسکی وقوع سے استعجاب کیا معراج کے نسبت کچھ  
تقرض نہیں کیا اسری ذکر کئی گئی مقام احسان میں اگر ہوتی معراج یقظ میں ملاز اعلیٰ  
تک تو کبھی نہ اختصار کرتا حق تعالیٰ بیت المقدس تک باوجود واقع ہونے معراج  
کے عجیب تر اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اسری یقظ میں واقع ہوئی اور معراج منام میں بعض  
کہتے ہیں کہ اسری معراج کی رات میں نہیں ہوئی اس پر اس حدیث کو دلیل لاتے ہیں  
جس میں سرری کا ذکر نہیں ہے اس کا ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ بعض روایتوں میں کچھ اور  
بعض میں ہیں سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ اسری ایک رات میں اور معراج دوسری  
شب میں واقع ہوئی اس پر ابن سعد کے قول کو دلیل لاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ابن سعد

سے یہ حدیث پوچھی گئی کہ جس میں حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ کو جنت اور دونوں  
 دکھائی جاوے وہ ہے تاریخ رمضان شریف کی رات تھی آخر صیغہ قبل  
 ہجرت کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے دولت خاہن  
 کہ حضرت جبرئیل و میکائیل آئے اور عرض کی کہ چلیے آپ اور جانب کہ جسکا آپ  
 حق جل و علا سے سوال کیا تھا اور لکھے آپ کو درمیان زمزم اور مقام ابراہیم  
 کے وہاں وہ سیر ہی نصب کئی گئی جو نہایت عمدہ اور نفیس تھے پھر وہ دونوں اس کے  
 آپ کو آسمانوں پر ابوشامہ بیان کرتے ہیں کہ معراج کئی مرتبہ ہوئی۔ اس قول پر  
 حضرت اس کے حدیث جو ہزار نے نقل کی ہو دلیل لائے ہیں شیخ الاسلام ابن  
 حجر کہتے ہیں کہ قطع معراج متعدد واقع ہوا اور ہر بار آپ کی ہر نبی سے سوال کیا  
 اور ہر آسمان کے دربان کو جبرئیل سے استفسار کیا اور آپ پر نماز فرض ہوئی  
 اور وہ اس کے دوسرے واقعات ظہور میں آئے یہ سب اور آپ کی تسکین و آسانی کو متعدد واقع ہوئے  
 منام میں من بعد نزل اس کی حالت یقظہ میں آپ کو معراج ہوئی شیخ عز الدین  
 بن عبد السلام کہتے ہیں کہ اسری بحالت یقظہ مکہ معظمہ میں واقع ہوئی دوسرے  
 مرتبہ بحالت منام مدینہ میں اسکا ظہور ہوا اور یہ بھی بیان کیا غز الدین نے  
 کہ اسری منام میں مکرر مدینہ منورہ میں ہوئی حاشیہ خیالی میں لکھا ہوا کہ معراج مکرر  
 ہوئی ایک مرتبہ شخصے دوسرے بار روحی اور قول ثانیہ کو حضرت  
 عایشہ نے نقل کیا ہے۔

فصل پانچویں اس میں بیان ہوا معراج کے تاریخ و سنہ کا۔ تاریخ کی  
 دو قسمیں ہیں۔ اول زمانی۔ دوسرے مکانی۔ پہلے زمانے کا بیان ہوتا ہے



بعضہ کہتے ہیں کہ معراج قبل بعثت کے ہوئی یہ قول شاذ ہوا کا طبرانی کے حدیث پر وارد و مدار ہو جسکا یہ مضمون ہے کہ حضرت فاطمہ کے ولادت کے پیشتر معراج ہوئی اور ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بعثت کے سات برس پہلے ہوئی ہو لیکن یہ حدیث جبرائیل علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ اکثر قائل ہیں کہ معراج بعد نبوت کے واقع ہوئی اس میں یہ اختلاف ہے کہ آیا قبل ہجرت ہوئی یا بعد ابن مسعود قائل ہیں کہ قبل ایک سال ہجرت کے اور امام نووی بھی اسی کے قائل ہیں ابو الریح کہتے ہیں کہ آٹھ مہینے پہلے ہجرت کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ معراج ہوئی حزنی قائل ہیں کہ ہجرت کے گیارہ مہینے پہلے اور اس قول کو ابن منیر نے ترجیح دی ہے ابن فارس ہجرت کے پندرہ مہینے قبل کے قائل ہیں اور عبد اللہ کے نزدیک ۱۸ مہینے پیشتر ہجرت کے ابن اثیر سے دور وائیں ہیں اول یہ کہ ۲۰ مہینے قبل ہجرت کے دوسرے یہ کہ تین برس پہلے ہجرت کے زہری قائل ہیں کہ پانچ برس پہلے اسکے قاضی عیاض بھی مقرر ہیں اور ترجیح دیتے ہیں بالاتفاق اسپر یہ دلیل لاتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بعد فرضیت کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی اور یہ بالاتفاق ثابت ہے کہ فرضیت نماز ثابت ہے ہجرت کے تین سال یا پانچ سال قبل اور نہیں خلاف ہے اس میں کہ نماز فرض ہوئی ہو لیلۃ الاسری میں قاضی عیاض اور زہری کا یہ جواب ہے کہ جو نماز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے ساتھ پڑھی وہ دو رکعت صبح اور دو عشا کے تھیں اور اسکی فرضیت بعثت کے اوائل زمانہ میں ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ معراج قبل ہجرت کے



واقع ہوئی بعض کہتے ہیں کہ ہجرت کے پانچ سال کے بعد اور بعض پندرہ مہینوں کے  
 اور بعض ۸ مہینے کے اب ذیل میں بیان ہوتا ہے کہ آپ کو کس مہینے میں معراج ہوئی  
 ابن مسیر کہتے ہیں کہ ربیع الآخر میں نوئی اسکی اپنے خدادے میں قائل ہو گئے  
 ہیں صاحب روضہ ماہ رجب کے واقعہ رمضان کے ماہ و سہ ماہ شول  
 کے مقرر ہیں اب جانتا چاہیے کہ آپ کو کس روز کے شب میں اور کون تاریخ  
 میں معراج ہوئی ابن سعد قائل ہیں کہ رمضان کی ۷ تاریخ ہفتہ کی رات کو ابن مسیر  
 ۲۷ ربیع الثانی کے مقرر ہیں اور اسکے بھی قائل ہیں کہ وہ شب و دوشنبہ کی تھی  
 اوسکی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ بارون ربیع الاول کو وہ شنبہ کے دن ہجرت ہوئی  
 قاعدہ یہ ہے کہ جب ۱۲ دوشنبہ کو واقع ہوئی ہو تو اس کے پہلے پنجشنبہ کو ہوتی ہے  
 جس سال کہ واقعہ معراج کا وقوع ہوا اوسکی سال گزشتہ کی ربیع الاول کی  
 پہلی تاریخ شنبہ یا یکشنبہ یا دوشنبہ کو ہوگی کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ دو سالوں  
 کے تاریخوں کے ایام میں تین دن یا چار دن یا پانچ دن کا تفاوت ہوتا ہے  
 بصورت اختیار کرنے اعلیٰ تفاوت کے سال ہجرت کی ربیع الاول کی پہلی تاریخ  
 دوشنبہ کو اور ربیع الثانی کا غرہ چہار شنبہ کو اور ۲۷ دوشنبہ کو واقع ہوگی  
 اس حساب کی رو سے موافقت ہو جاتی ہے ایام ولادت اور بعثت اور وفات  
 میں اس پر کل کا اتفاق ہے کہ یہ امور مذکورہ بالا دوشنبہ کو واقع ہوئی تو معراج بھی  
 اوسی روز ہوگی مثل آدم علیہ السلام کے کہ جمعہ کو پیدا ہوئے اور اوسی دن  
 جنت سے نکالے گئے اور اوسی روز انتقال فرمایا اور اوسی دن توبہ قبول  
 ہوئی ابن نخل کہتے ہیں کہ معراج کا دن جمعہ کا تھا یہ قول اور نکام و دہر کیونکہ

یہ امر بہت ثابت ہو چکا ہے کہ شب معراج کے دوسرے روز جبریل نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھی اگر جمعہ کا دن ہوتا تو نماز ظہر کا پڑھنا ثابت نہ ہوتا کیونکہ جمعہ کو نماز ظہر فرض نہیں ہے۔

دوسری تاریخ نمکائی۔ اکثر قائل ہیں کہ مکہ میں معراج ہوئی جو لوگ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ہوئی وہ محمول ہر تعدد منام پر اب جاننا چاہیے کہ کس جگہ آپ معراج ہوئی اس میں بہت احادیث واقع ہوئے ہیں بعض کے نزدیک مسجد حرام میں بعض قائل ہیں درمیان مقام ابراہیم اور زمزم کے بعض حجر کے بعض کے نزدیک آپ ابی طالب کے کسی مکان میں تشریف فرما تھے وہاں معراج ہوئی بعض مکان اُمّ ہانی کے قائل ہیں۔

فصل چھٹی اس میں فلاسفہ کے اول اعتراضات کے جوابات تحریر کئے گئے ہیں جو وقوع معراج کی نسبت وارد ہوئے ہیں اب منکرین معراج کے واقع ہونے میں کلام کرتے ہیں کئی وجہ سے اول یہ کہ اگر ہم معراج کو تسلیم کریں تو کئی محال عقلی لازم آتی ہیں ایک یہ کہ حرکت سریعہ کا زمانہ قلیل میں واقع ہونا غیر ممکن جوابات اسکے پہلے ہو چکے۔ دوسرے یہ کہ صعود و جرم ثقیل کا طرف آسمانوں کے محال ہوا سکا بھی جواب ادا کیا گیا۔ تیسرا یہ کہ اگر صعود و جرم ثقیل کا آسمانوں پر تسلیم کیا جائے تو انحراق افلاک لازم آتا ہے۔ یہ بھی محال ہے حقیر فلاسفہ کے اعتراضات ذیل میں رقم کر کے ہر ایک کا جواب تفصیلی بحوالہ کتاب لکھا ہے۔ فلاسفہ کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ خرق و التیام فلک میں نہیں پایا جاتا کیونکہ خرق و التیام حرکت مستقیمہ سے حاصل ہوتا ہے اور فلک میں حرکت مستقیمہ پائی نہیں جاتی

پس خرق والقیام بھی پایا نہ جایگا۔

جواب اولی۔ وجود سا کو وجوہات کثیرہ سے ثابت کرتا ہوں مین کتھا ہوں جو ترکیب و اجسام سے مشاہدہ ہوئی جو دلالت کرتے ہیں حرکت مستقیمہ کے وجود پر اور حرکت ایک جہت سے دو جہتوں محدودین مختلف پر بالطبع ہوتی ہے اور اختلاف جہتین کا دلالت کرتا ہے وجود جسم محیط بہا پر اور وہی سما ہے اور نیز دلالت حرکت کے بسبب اپنی حدود کی یوں واقع ہوئی ہے کہ اسکے اسباب غیر متناہیہ ہیں اور یہ بغیر حرکت دوریہ فرض کرنے آسمان مین ممکن نہیں ہے اور بھی حرکت جسم کی دلالت کرتی ہے وجود میل طبعی اور طبع محرک اور زمان حرکت پر آ۔ ان دلالات کے وجوہ اور لوازم کو ہم بیان کرتے ہیں لازم اول جسم کے مرکب ہونے سے حرکت مستقیمہ ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مثلاً پانی اسکے لیے ایک چیز ہے اور مٹی کے لیے بھی ایک چیز ہے اور ہر ایک طبعی ہے کیونکہ ہر جسم کے لیے مکان طبعی لازم ہے جیسا علم طبعی مین بیان کیا گیا ہے جبکہ مکان و دون یعنی ما اور ترا ب کو ترکیب دینا چاہیں تو نہیں ممکن ہے بغیر حرکت دینے ایک اون دونوں کے دوسرے کے چیز کے جانب اور اگر حرکت نہ دی جائے تو ممکن نہیں ہے ترکیب اون دونوں کے عقل مقتضی ہے اس بات کو جبکہ ترکیب واقع ہو دونوں مین حرکت کے ساتھ اور حرکت ایک جہت سے طرف دوسری جہت کے ہونا لازم ہے پس احتیاج واقع ہوگئی دو جہتوں کے فرض کرنے کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہوں وہ دونوں محدود مختلف بالطبع و اختلاف اون دونوں کا بالطبع والنوع نہیں حاصل ہوتا ہے بغیر حرکت کے اب حرکت طبعی ہوگی یا غیر اگر حرکت طبعی ہو تو مقتضی ہوگی اس امر کو کہ وہ چیز جسکو اسنے چھوڑا ہے

مخالفت ہوا دس چیز کے جسکی طلب ہو اگر دونوں ساوی ہوں تو محال ہو کہ ایک سو نفرت ہو  
اور دوسرے کی طلب ہو اگر حرکت قسریہ ہو تو معنی قسریہ کے یہ ہیں کہ مقتضای طبیعت کے  
خلاف ہو اس شکل میں یہ لازم ہوتا ہو کہ میلان طبعی ایک جہت ہو اور دوسری جہت نہیں  
اس صورت میں حرکت قسریہ تصور کیا جائے گی اور ہونا دون دونوں کا محدود ہونا ہر کوئی  
شکوہ ال نہیں ہو۔ اون وجوہ میں سے جنکا اوپر ذکر ہوا ایک وجہ یہ ہو کہ جہت کو لیے  
لازم ہو کہ ایسے بعد میں ہو جسکے جانب اشارہ حسیہ بالیدہ وغیرہ ناممکن ہو کیونکہ عقل میں  
اشارہ کی کوئی ضرورت نہیں ہو عقل میں حرکت جسم کی تصور نہیں ہوتی ہو اور یہ ثابت ہو چکا  
کہ جو بعد بلاناہیہ ہو وہ متعین ہو خواہ خلا میں ہو یا ملا میں اور وجہ ثانی یہ ہو کہ حرکت کے  
واسطے حد معین لازم ہو مثلاً اگر کہا جائے کہ فلان درخت چار حدوں میں سے کسی  
حد میں واقع ہو یا شرق فلان جانب ہو یا غرب فلان طرف ہو علیٰ ہذا القیاس تو ضرور ہو گا  
اوس شجر کا اشارہ ہونا اور جس شجر کی مسافت کو لیے انتہا نہ ہو اسکے جانب اشارہ ناممکن  
نہیں جب اشارہ ممکن نہ ہو تو جہت بھی ممکن نہ ہو۔ اگر فرض کریں ہم بعد درمیان ایک  
شجر اور شجر کے جو غیر متناہی ہو اس شکل میں اشارہ نہ ممکن ہو گا اوس شجر کے جانب  
اور ایسا ہی اگر کہے تو کہ جہت سفلی کے مقتضی ہو اوسکو کہ سفلی کے لیے حد معین ہو  
اور وہ متعی ہو جسکو اسفل السافلین کہتے ہیں اس طرح علو کا بھی حال ہو اگر ایسا نہ ہو  
تو ممتد ہو گا سفلی یا علو غیر متناہی کے جانب جسکی طرف اشارہ غیر ممکن ہو اور یہ  
باطل ہو وجہ ثالثہ یہ ہو عقل تقتضی ہو کہ جو اشیا واقع ہیں جہت سفلی میں بعض اوقات اسفل  
ہیں بعض سے پس اگر ایسا نہ ہو تو لازم آتا ہو کہ سفلی کے لیے حد معین نہ ہو جسکے جانب اشارہ ممکن نہ ہو  
حتیٰ کہ اقرب اسفل ہو اور ابداً علیٰ ہوا اس شکل میں بھی جو بیان کیا بعض اسفل ہیں

بعض سے یہ باطل ہو جائے گا ضرور یہ کہ ہوجہت نشانیہ الافراد اس صورت میں  
 نہوگا اسفل اور اعلیٰ بالاضافہ اس طرح جہت علو کا بھی حکم ہے یعنی اگر نہوعلو  
 حقیقی تو نہوگا اعلیٰ فی الوجود بالاضافہ۔ حالانکہ خلاف اسکے ثابت ہو چکا ہے  
 پس ضرور ہوا ہونا جہتین حقیقتیں متحدہ و دتین کا ہر حرکت مستقیمہ کے لیے۔ اور جہت  
 طرف بعد کو کہتے ہیں اور بعد صرف جسم میں پایا جاتا ہے اس صورت میں جسم کا  
 محدود بالجهات ہونا ضرور ہے تا حرکت دعویٰ تصور ہو لازم ثانی یہ ہے کہ جسم  
 محدود بالجهات کے لئے ضرور ہے کہ محیط ہو جسم مستقیمہ حرکت کو احاطہ سما کا۔  
 اور اشیا کو جو اوس میں پائی جاتی ہیں نہیں تصور ہوتا ہے اختلاف جہتین کا بالظہار طبع  
 مگر جسم کروئے محیط میں کیونکہ ہر مرکز غایت بعد اور محیط غایت قربان دونوں  
 کے درمیان اختلاف ہوگا تو غا اور طبعاً لازم ثالث یہ ہے کہ مرکبات نہیں متحرک  
 ہوتے ہیں بالظہار مگر حرکت مستقیمہ کے ساتھ کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہر جسم کے  
 لیے مکان طبعی ہے اور وہی اوس کا حیز ہے جب اس سے شے جدا کر لی جائے  
 اور پھسکی جائے تو اسی میں قرار پکڑے گی۔ پس ہوگا میل طبعی اوس کا وہی مرکز  
 کے جانب جب وہ شے دوسرے موضع میں منتقل کیا جائے تو وقت مفاہات  
 کے اوس کو ایک حرکت ہوگی اور جب اس مقام میں پہنچ جائے گی تو اس سے  
 قرار حاصل ہوگا اور اگر اس شے کو حرکت دین اقرب طرف کے جانب اور وہ  
 شے اقرب طرف سے انحراف کرے اس صورت میں ہم کہیں گے کہ وہ شے  
 اس اقرب طرف میں مائل ہوئی نہ اس کی جانب متحرک ہوئی کیونکہ کوئی وجہ نہیں  
 اس کی میلان کی اس اقرب طرف سے طالب اور اقرب طرف میں نقطتین کو

کہتے ہیں اور وہی خط مستقیم ہے پس ہو گئی حرکت اسی خط مستقیم پر اس تقریر سے  
 حرکت مستقیمہ سما کے لیے ثابت ہوئی تو اب فلاسفہ کا یہ قول کہ فلک میں  
 حرکت مستقیمہ پائی نہیں جاتی ہے باطل ہو گیا اور در صورت اس کے بطلان کے  
 فلاسفہ کے اعتراض جو نسبت عدم جواز خرق والقیام کے وارد ہوتے ہیں  
 وہ بھی مرتفع ہو گئے کذا فی مناقج الفیلب مصنفہ صدر الدین الشیرازی  
 جواب ثانیہ شرح محمود الحکمت میں امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ فلاسفہ  
 کے نزدیک یہ امر ثابت ہے کہ اجسام فلکیہ میں حرکت مستقیمہ پائی جاتی ہے اور یہ ثابت  
 ہے کہ جس چیز میں سدا حرکت مستقیمہ ہو گا یا جاتا ہو اس میں سدا حرکت مستقیمہ  
 پایا جانا مستمم ہے اور جس چیز میں حرکت مستقیمہ پائی جاتی ہے وہ خرق والقیام  
 کو بھی مستعمل نہیں کرتی ہے خرق والقیام حرکت مستقیمہ سے حاصل ہوتا ہے اور جو  
 چیز خرق کو قبول نہیں کرتی ہے محال ہے کہ مرکب ہو جزاؤں کا دوسرے اجسام سے  
 تاکہ پیدا ہوں اور وہ دونوں اجزاء کے اجتماع سے اجسام مرکبہ اور یہی مطلوب ہے  
 جو شخص اسکا قائل ہے اور اسکا یہ جواب ہے کہ یہ دلیل فلک محدوثن جاری ہوتی ہے  
 اور تمام کواکب اور افلاک میں اس میں کوہم قبول نہیں کرتے ہیں کیونکہ یہ دلیل  
 فلاسفہ کی خاص ہے فلک محیط محدوثن میں اس مقام پر اس امر کا جاننا ضرور ہے کہ محدوثن  
 کون فلک ہے آیا فلک اعظم یا دوسرے افلاک اور موجب یہ معلوم ہو جائیگا کہ  
 فلک اعظم محدوثن والجات ہے تو فلاسفہ کا اعتراض نسبت حرکت مستقیمہ کے فلک اعظم  
 میں واقع ہو گا نہ دوسرے افلاک میں شرح مقاصد میں لکھا ہے کہ  
 محدوثن والجات سے اگر فاعل الجات مراد لیتے ہیں اس امر کو ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں کہ

وہ صاحب وضع ہو جب صاحب وضع نہ قرار پایا تو وہ محد و الجہات بھی نہ ہوگا۔  
 اور اگر محد و الجہات سے قابل الجہت مراد لین تو اس صورت میں محد و علو و سفلی کا  
 ایک نہ ہوگا کیونکہ مرکز محد کے ساتھ قائم نہیں ہوتا ہی۔ جواب۔ محد و الجہات سے  
 یہ مراد ہو کہ متعین نہ ہو اسکے ساتھ وضع جہت کی اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ جب  
 وضع متعین ہوگی تو اس کے واسطے ذی الوضع کا ہونا بھی ضروری ہو اور متعین ہونا  
 سفلی کا وسط ارض میں اسکے یہ معنی ہیں کہ سفلی ایک نقطہ ہو زمین کا اگر زمین کو نقطہ  
 فرض کریں تو لازم آتی ہو کہ ارض کی تحدید میں پس متعدد ہو جائیگا محد و بلکہ  
 من حیثیت اس بات کی کہ وہ ارض مرکز ہوگا محیط فلک الافلاک اور نیز اس کا محاذ ہو  
 واقع ہوگا اسکی یہ دلیل ہے کہ جو شے محیط ہوتی ہو وہ متعین کر لیتی ہو اپنے مرکز کو  
 اور مرکز نہیں متعین کرتا ہو اپنے محیط کو کیونکہ جائز ہو یہ کہ محیط اس کے دائرہ غیر متناہی  
 ہوں پس باعتبار اسکے محد و الجہات فلک ہوگا نہ ارض اب یہ اعتراض واقع ہوتا ہو  
 کہ محد و ایک ہو اور محیط ہو ذی الجہات کا مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا ہو کہ محیط بالکل  
 ہو کیونکہ نہیں جائز ہو یہ امر کہ ہو محد و جہت نار کا فلک قمر اسلئے کہ محد و ہر مکان کا محیط  
 ہو ہوتا ہو اگرچہ وہ محاط للغیر ہو۔

جواب محیط جبکہ محال للغیر ہو تو اشارہ منتہی نہ ہوگا کیونکہ جائز ہو یہ امر کہ امتداد اشارہ کا غیر کو جاننا ہو  
 اس صورت میں نہ ہوگا محیط محد و للجهت اسلئے کہ محد و للجهت طرف امتدادات اور منتہی الاشارة  
 کو کہتے ہیں اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ محد و فوق اکل ہے اور بحر فلک اعظم کے کوئی  
 فلک فوق اکل نہیں ہو اس تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ فلک اعظم محد و الجہات ہو۔  
 جواب ثانیہ۔ یہ مسئلہ یعنی امتناع خرق و التیام عدم قبول حرکت اینہ پرنہی ہو

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ فلک حرکت ایسی کو قبول نہیں کرتا مگر اوس سے فلک کی  
 اجزاء کے لیے امتناع لازم نہیں آتی ہر عدم قبول فلک حرکت ایسی کو مستلزم ہر  
 اسکو نہیں کہ اجزاء ہی اس حرکت کو قبول نہ کریں اور حرکت قسم یہ ہر کوئی دلیل  
 قائم نہیں ہوئی ہے۔ جواب ثالث۔ یہ ہر کہ فلاسفہ کے نزدیک ہیولی بالذات  
 قسمت کو قبول کرتا ہو پس ہیولی فلک بھی قابل قسمت ہوگا اور اوسکی صورت  
 نوعیہ کا مانع ہونا اس پر کوئی دلیل معتبر قائم نہیں ہے جوابابع اربعین میں  
 امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ خرق والتیام اجرام افلاک پر جائز ہے فلاسفہ  
 اسکے منکر ہیں خرق والتیام کے جواز پر حجت اول یہ ہر کہ اجسام متساوی ہیں  
 حیثیتہ اور تمام ماہیتہ میں جو چیز جسموں سے کسی جسم میں پائی جاتی ہے صحیح ہو  
 پایا جانا اوسکا تمام جسموں میں تقریر اوسکی دو مقدموں میں بیان کئی گئی ہے مقدمہ  
 اولی بیان کیا گیا مسئلہ اثبات صانع میں حجت ثانی یہ ہر کہ ہر ایک فلک بسیط ہوگا  
 یا مرکب بساط سے اور ہر بسیط کے دونوں جانب متساوی ہونگے تمام ماہیتہ  
 میں یا نہ ہونگی اس طرح ہو جائیگا بسیط مرکب اور یہ خلاف ہے جبکہ ہوں دونوں  
 جانب متساوی تمام ماہیتہ میں بساط سے دوسرے جانب کے اور جو چیز دو جانبوں  
 میں سے ایک جانب میں پائی جاتی ہے وہ دوسرے جانب میں خواہ مخواہ پائی جاتی  
 ہے مثل فلک قمر کہ صحیح ہوتا ہے چھوی اپنی مقعر سے نار کو اور محد و کرہ عطار کو  
 اور اوسکے عکس کا امکان واجب ہے جبکہ یہ ممکن قرار پایا تو ہو جائیگا خرق والتیام  
 جائز افلاک میں فلاسفہ اسکی امتناع پر یہ حجت لاتے ہیں کہ خرق والتیام نہیں  
 حاصل ہوتا ہے مگر حرکت مستقیمہ سے اور حرکت مستقیمہ اجرام فلک پر ممکن ہے ہر



جواب یہ کہ عام صحیح ہو مگر بنایا گیا ہو فلک اقصیٰ میں جو محدود الہامات ہو اور تمام  
افلاک میں یہ دلیل جاری نہیں ہوتی ہو مولانا افضل العالم فرماتے ہیں کہ میں  
اس مقام پر عجب کرتا ہوں فلاسفہ سے کہ وہ جاری کرتے ہیں خرق و التیام  
کے امتناع پر اس دلیل کو کہ جس سے کسی قسم کا نتیجہ نہیں نکلتا ہو اور یہی  
مطلوب ہو مگر فلک اقصیٰ میں یہ برہان پایا جاتا ہو نہ تمام افلاک میں انھوں نے  
کیونکر اکتفا کیا دعویٰ عام کے اثبات میں دلیل خاص کو جاننا چاہیے کہ اکثر  
علمائے شریعت و تفاسیر قائل ہیں اس امر کے کہ وقت قیام قیامت پٹ جائیگے  
افلاک و دیگر جائینگے ستارے مگر عرش نہ خراب ہوگا فلاسفہ عرش کو فلک اقصیٰ  
کہتے ہیں اس صورت میں طعن واقع ہوگا اوس چیز پر جو قرآن شریف میں واقع ہوتی ہو  
جواب خامس۔ کنز الفوائد شرح عقائد اور شرح مقاصد میں ہی کہ فلک  
جسم ہو اور اجسام متماثلہ متحدہ ہیں حقیقت میں اور مختلف میں اعراض متمیزہ میں اس  
تقریر پر جس چیز کا اجسام فلکیہ اور غصصیہ میں پایا جانا جائز اور ممکن ہو اسید طح او سکا  
دوسرے اجسام میں پایا جانا جائز اور ممکن ہو اجسام غلیبہ یعنی زمین میں خرق  
و التیام جائز اور ممکن ہو اسید طح اجسام فلکیہ میں بھی خرق جائز اور ممکن ہو  
اس جواب کا جاننا موقوف ہو اجسام متماثلہ کے جاننے پر اور جب اجسام متماثلہ کا  
اثبات ہمیں معلوم ہو جائیگا تو یہ جواب اوس سے بآسانی نکل آئیگا۔ لہذا ذیل میں  
اجسام متماثلہ کو ثابت کرتا ہوں تا اوس سے ہر برہان و پیر فائدہ او ٹھاکے۔ اب میں  
میں امام فخر الدین رازی تحریر کرتے ہیں کہ اجسام متماثلہ ہیں ذوات و حقائق میں  
واجب ہو یہ کہ صحیح ہو ہر ایک انھیں اجسام میں سے وہ چیز کہ صحیح ہوتی ہو دوسرے پر

یہ قول ہمارا جو حکم ایک جسم میں پایا جاتا ہے وہ دوسرے جسم میں بھی پایا جاتا ہے اسکی  
 یہ دلیل ہے کہ قابلیت جسم کے اس عرض کو اگر ہو لازم اس ماہیت سے اور جب  
 حاصل ہو یہ ماہیت تو لازم ہو حاصل ہونا اس قابلیت کا بھی اس صورت میں  
 صحیح ہو گے ہر ایک دن اجسام سے وہ چیز جو صحیح ہوتی ہے دوسرے جسم میں  
 اگر یہ کہیں کہ وہ قابلیت ماہیت کے لازم سے نہیں ہے تو ہوگی اس ماہیت  
 کے عوارض سے پس خود کریا کلام اس قابلیت کے قابلیت میں جسکو عوارض  
 سے کہتے ہیں پس اس صورت میں اس قابلیت کے قابلیت عوارض سے  
 قرار پای گی اور لازم آئے گا تسلسل یا انتہا طرف قابلیت لازمہ کے اور اس سے  
 ہمارا مطلوب حاصل ہو جائیگا اس تقریر پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر کہنے والا  
 کہے کہ افراد نوع واحد کے اگرچہ ہیں مساوی اس نوع کی ماہیت میں لیکن وہ  
 افراد غیر مساوی ہیں اس حیثیت سے کہ ہر ایک دن افراد اس شخص اور عین میں  
 پایا جاتا ہے اسکی یہ دلیل ہے کہ تعین اس فرد کا اگر حاصل ہو واسطے اس شخص کے  
 تو یہ فرد گویا کہ وہی شخص ہو جائیگا پس نہوگا اسکا مغا کر اس تقریر سے ثابت ہوئی  
 یہ بات کہ جو امر حاصل ہو ایک فرد کو وہ دوسرے افراد کو حاصل نہیں ہے  
 تو کہیں گے ہم کہ کیون نہیں جائز ہے کہ ہو یہ تعین شرط واسطے اس قابلیت کے  
 اور جب یہ امر ثابت ہو گیا تو نہیں لازم آتا ہے پہلے امر کہ جو حکم نوع واحد کے ایک  
 افراد میں پایا جاوے وہ اس نوع کے دوسرے افراد میں بھی پایا جاوے  
 جواب معترض سے ہم پوچھتے ہیں کہ تعین افراد کا نفس لامر میں ہے یا فرضیہ  
 اگر فرضی ہے تو سوال ساقط ہے اور اگر واقع میں افراد میں تو یہ جواب ہے کہ تعین نہیں ہے

لوازم اوس ماہیت سے وگرنہ لازم شکی یہ بات کہ ہر وہ نوع اوس شخص میں  
 حالانکہ ایسا نہیں ہو کیونکہ یہ کلام مفروض اوس نوع کے لیے ہو جسکی افراد کثیر ہوں نہ اہل  
 پس اس وقت میں وہ تعین ہو گیا گیا ہو جائیگا وہی شخص اور یہ غیر لازم ہو واسطے اس ماہیت  
 کے پس ہو جائیگا جائز الزوال اور جو چیز ہو گئی عارض اس شخص کو وہ بھی جائز الزوال ہوئی  
 جب یہ ثابت ہو گیا تو مقتضی ہو گا اس امر کو کہ ہوا اتصاف ہر ایک جسم کا ساتھ اوس چیز کے  
 جسکے ساتھ امر ممکن اور جائز متصف ہر اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو چیز پانی  
 جاتی ہر عناصر مثلاً میں وہ افلاک میں بھی پانی جائے گی اس تقریر سے یہ نتیجہ نکلا  
 کہ ممکن ہے زمین پانی ہو جائے اور زمین آسمان اور فلک محیط اور ارض مرکز جب  
 یہ انقلابات جائز ہوئی تو فلک میں خرق التیام بھی جائز اور ممکن ہوا اور یہی ہمارا مطلب ہو۔  
 جواب سادس ملا علی شہرینا اور ملا گتلی نے حاشیہ شرح عقاید نسفی میں لکھا  
 ہو کہ وہ اصول ہندسیہ جسم پر نکالی گئی ہو امتناع خرق والتیام کی وہ بنی ہر جز لائے تجزی کا اطلاق  
 جس وقت ترکیب جز لائے تجزی کا ثابت ہو جائیگا تو ہر کلا اوس اصول سے جسم پر نکالیا گیا ہے  
 امتناع خرق والتیام کا ثبات حاصل ہو جائیگی خرق والتیام کا ثبوت موقوف ہر جز لائے تجزی  
 اثبات پر لہذا ذیل میں جز لائے تجزی کو ثابت کرتا ہوں تا اوس سے میرا پورا پورا مطلب حاصل  
 ہو جائے۔ شرح عقاید نسفی میں لکھا ہو کہ فلاسفہ کے نزدیک جو ہر فرد کا وجود نہیں ہو  
 یعنی وہ چیز جو نہیں تجزی ہوتی ہو جسم بیوی اور صورت ہر مرکب ہونا ہر اقوی اولہ اثبات  
 جز لائے تجزی کے یہاں کہ اگر وضع کریں مگر حقیقہ کو اور سطح حقیقی کے نہ چھوٹے گا وہ مگر بمقدار  
 ایک جز کے جو غیر منقسم ہو ہو کہ اگر ماس ہو کہ حقیقی سطح حقیقی کو بمقدار دو جز کے تو واقع ہو گا کہ  
 حقیقی سطح بالفعل پس نہ ہو گا ماس حقیقہ ہمارا موضوع کو نزدیک اول میں سے دو جہین شہر میں۔

وجہ اول یہ ہے کہ اگر قسم نہو طرف نہایت کے تہنوگا خروالہ یعنی دانہ لئی اصغر جہل کی  
کیونکہ اون دونوں کے اجزا غیر تنہا ہی ہیں اور عظم و صغریا اعتبار کثرت اور قلت اجزا  
کے ہوتا ہے اور یہ نہیں متصور ہوتا ہے تنہا ہی میں۔

وجہ ثانی یہ کہ جسم کے اجزا کا اجتماع نہیں ہر لذاتہ و گم نہ قبول کریگا جسم افراق کو  
اور اللہ قادر ہے اس امر کی خلق کرے اوس جسم میں افراق طرف اوس چیز کے جو نہیں  
تجزی ہوتی ہے کیونکہ وہ چیز جسمیں ہلکو تنازع ہے اگر ممکن ہو افراق اوس چیز کا تو لازم  
ہوگی قدرت اللہ کی اوس افراق پر واسطے دفع کرنے عجز کے اور اگر نہ ممکن ہو  
افراق اجزا کا تو جز لایہ تجزی کا وجود ثابت ہو جائے گا اور یہی ہمارا مطلوب ہے۔

جواب سابع یہ ہے فلاسفہ سبات کے قائل ہیں کہ آسمان منطقہ کی جائے  
بہت تیز رفتار ہے اور قطبین کی جائے بالکل ساکن ہے اس کے بھی قائل ہیں کہ  
آسمانوں میں تدایر ہیں کسی حادی کوئی محوی ہے اور کہیں سے نہایت پتلا ہے کہ  
اوسکو سطح جوہری کہیں تو بجایا ہے اور ایک جسم آسمان میں سے نہایت روشن ہو گیا ہے  
اوسکو بسبب زیادہ نورانیت کے آفتاب اور اوس سے کم کو ماہ تاب اور  
اوس سے کم کو ستارہ کہتے ہیں علی ہذا قیاس بہت سے اور اختلافات  
آسمانوں میں اوسکے نزدیک بھی مسلم ہیں پس اگر کوئی قادر مختار مرجع نہ تھا اور بسبب  
افلاک کا مقتضا طبعی ایک تھا تو یہ اختلافات بعیدہ کیوں ہدی ہر جگہ ایک کیوں  
نہو جو جواب تم اسکا دو گے وہی ہم خرق والیام ہونی کا وین گے۔

جواب ثامن اسفار میں صدر الدین شیرازی لکھتے ہیں کہ فلاسفہ قائل ہیں کہ  
بجز فلک محد کے کل افلاک حادث ہیں کیونکہ ہر فلک اپنے غیر کو محیط ہے اور ہر چیز

محیط غیر ہوتی ہر اوس چیز زمانی ہونا صادق آتا ہر اوس چیز زمانی ہر اوس کو حدوث لازم ہے اور جب کو حدوث لازم ہر اوس کے واسطے کون و فساد ضروری ہر اس تقریر سے بلاشبہ ثابت ہوا یہ امر کہ کل اجرام فلکیہ اور عنصریہ اون اشیاء کی اقسام میں سے ہیں جنہیں زمانی ہونا صادق آتا ہر کیونکہ اجرام فلکیہ اور عنصریہ انواع مادیات ہیں۔ جو شے مادی ہر وہ لامحالہ متغیر الوجود قابل کون و فساد ہر معلوم ہوا کہ ہر خاک کی واسطے تغیر لازم ہے اور جبکہ تغیر کے خرق و التیام بھی ہے پس افلاک میں خرق و التیام کا ہونا جائز ہوا اور یہی ہمارا مقصود ہے۔

جواب تاسع۔ شے عقائد نفسی میں لکھا ہے کہ عالم اعیان اور اعراض ہیں اور اعیان اجسام اور جو اہر ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہ کل حادث ہیں لیکن اعراض بعض اون کے حادث ہیں بالمشاہدہ مثل سکون بعد حرکت کے اور ظلمت کے بعد روشنی اور بیاض کے بعد سواد اور بعض اعراض حادث ہیں بالدلیل اور وہی دلیل جاری ہوتی ہر عدم میں مثل اوس چیز کے جو اوس کی ضد میں واقع ہوتی ہے پس قدم سنانی ہر عدم کی کیونکہ قدیم اگر ہو واجب لذاتہ پس ظاہر ہو وگرنہ لازم آئے گا اسناد کرنا قدیم کا طرف واجب لذاتہ کے بطریق ایجاب کے کیونکہ جو چیز صادر ہوتی ہر کسی شے سے تصدداً اختیاراً تو وہ چیز خواہ مخواہ حادث ہوتی ہر اوس سند طرف موجب قدیم کے قدیم ہے واسطے امتناع تخلف معلول کے علت سے لیکن اعیان نہیں خالی ہیں حوادث سے اور کل اوس چیز کا جو نہیں خالی ہر حوادث سے وہ حادث ہر لیکن مقدمہ اولی یعنی عیان نہیں خالی ہیں حرکت اور سکون سے اور وہی دونوں حادث ہیں لیکن اعیان کا نہ خالی ہونا حرکت اور سکون سے

اسلئے ہر کہ جسم یا جو اہر نہیں خالی ہوئے ہیں کونسی چیز میں پس اگر ہو وہی جسم یا جو ہر  
 مسبوق ساتھ ہونے دوسرے کے اس چیز میں بعینہ تو وہ ساکن ہو اور اگر نہ مسبوق  
 ساتھ ہونے دوسرے کے اس چیز میں بلکہ دوسرے چیز میں پس وہ متحرک ہو اور  
 یہی معنی ہیں دن لوگوں کے نزدیک جو اس کے قائل ہیں کہ حرکت دو کون ہیں جو پا  
 جاتے ہیں دو ان ایک مکان میں پس اگر کہا جاوے جائز ہو کہ جسم یا جو ہر نہ مسبوق  
 دوسرے کون میں اصلاً مثل آن حادث کے پس نہوگا جسم یا جو ہر متحرک جیسا کہ نہیں  
 ہوتا ہر ساکن ہم اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ منع ہوگا مضر نہیں ہر کلام اجسام میں ہر وہ  
 اجسام جنہیں متعدد ہوئے ہیں ان اور متحدہ ہوتے ہیں اون پر ان کے اعصار او  
 ازمان اور حرکت و سکون و وزن حاشیہ میں کیونکہ وہ دونوں اعراض ہیں ورنہ  
 اعراض غیر باقیہ ہے۔ دوسرا جواب۔ یہ کہ ماہیت حرکت کی یہ کہ انتقال ایک  
 حال سے دوسرے حال کے ایسا حال جو مقتضی ہو مسبوقیت بالذات کو اور زلیہ سنائی ہو مسبوقیت کے کیونکہ کل  
 حرکت مقتضی ہو مسبوقیت بالذات اور عدم استقرار کو اور کل سکون کا زوال جائز ہو کیونکہ  
 کل جسم قابل ہو حرکت کو ضرورت یہ بیان ہو چکا ہو کہ جس چیز کا عدم ہر وقت ہو قدم او کمالین  
 مقدمہ ثانیہ یہ ہو کہ جو چیز حادث ہو اگر وہ ازل میں پائی جاوے تو لازم آئے گا ثبوت  
 حادث کا ازل میں اور یہ محال ہو اس مقام پر اباحت واقع ہو۔ میں آول یہ کہ انیان  
 منحصر ہیں جو اہر اور اجسام پر یہ بلا دلیل ہے اور متنع ہے وجود ممکن کا کہ پایا جائے  
 بذاتہ اور نہوے متغیر اصلاً یعنی نہ بالذات اور نہ بالعرض مثل عقول و نفوس مجرودہ  
 کے جسکے فلاسفہ قائل ہیں جواب مدعا یہ ہو کہ حادث وہ چیز ہے کہ وجود او سکانات  
 ہو ممکنات سے اور وہی اعیان متغیر اور اعراض ہیں کیونکہ اور وجود مجرد است

غیر تمامہ ہو جیسا کہ بیان ہوا ہو مطلقاً لات میں ثانی وہ چیز جو ذکر کئے گئے نہیں بلکہ لالت کرتی ہو کل اعراض کے حادث ہونے پر کیونکہ بعض اعراض کا حادث نہیں بلکہ ثابت ہوتا ہو شاہد سے اور حادث اس کے ضد کا مثل دن اعراض کے جو قائم ہیں سموات میں مانند روشنی اور اشکال اور استداد کے۔

جواب یہ نہیں مغل ہو غرض کو کیونکہ حادث اعیان کا مستدعی ہو حادث اعراض کو ضرورت کیونکہ اعراض اعیان میں قائم ہوتے ہیں ثالث یہ کہ ازل نہیں عبارت ہو حالت مخصوصہ سے یہاں تک کہ لازم آئے ازل میں وجود جسم سے وجود حوادث کا بلکہ وہ عبارت ہو عدم اولیت یا استمرار وجود کا اوس زمانوں غیر مقدرہ میں جو غیر متناہی ہیں جانب باطنی میں اور معنی حرکت حادثہ ازلہ کے یہ ہیں کہ وہ حرکت جسکے قبل دوسرے حرکت ہو اور اوس حرکت کے قبل دوسری حرکت ہو الی غیر النہایہ اور یہی مذہب فلاسفہ کا ہو کہ وہ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ نہیں ہو کوئی شے جزئیات حرکت سے قدیم اور کلام حرکت مطلق میں ہو جواب یہ ہو کہ مطلق نہیں پایا جاتا ہو مگر ضمن جزئی اور کل جزئیات کے حادث ہونے سے قدیم مطلق متصور نہیں ہوتا ہو رابع اگر ہو کل جسم چیز میں تو لازم آئے گی عدم متناہی حساب کے کیونکہ چیز وہی سطح باطن ہے حاوی سے جو چہوے سطح ظاہر محوی سے جواب یہ ہو کہ نزدیک متکلیف کے چیز وہ فراغ متوہم ہے جو جسم کو مشغول ہو جاری ہو تو ہیں اوس میں ابعاد اسکے اس تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ عالم حادث ہو شرح تجرید قونجی میں لکھا ہو کہ جو چیز حادث ہو اسے عدم ضروری ہو اور عدم کے لئے خرق ضروری ہو اس تقریر سے یہ امر ثابت و متحقق ہوتا ہو کہ فلاب میں خرق کا پایا جانا محال

نہیں ہر اور یہی ہمارا مطلب ہر اس صورت میں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شب  
 سراج میں فلک پر بنانا جو عدم خرق پر معلق تھا وہ بھی مخدوش ہوا تو اس سے یہ نتیجہ  
 نکلا کہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فلک پر تشریف لیجانا جائز و ممکن ہر  
 جو **ع**شر گوہر مراد میں ملا عجلہ لزاق لکھتے ہیں کہ متنع کی دو قسمیں ہیں اول  
 متنع عقلی وہ ایک امر ہو کہ دلیل عقلی اسکے عدم جواز کی وقوع پر قائم ہونا نہ وجود  
 حادث بلا سبب مطلق دوم متنع عادی وہ ایک امر ہے کہ دلیل عقلاً اسکی عدم جواز  
 کے وقوع پر قائم نہ ہو مگر عدم سبب عادی مانند شجرہ کا حضرت سرور عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس چلا آنا کیونکہ اسباب دیکھنے سلطان چکات ارادے شجرہ میں  
 معلوم اناشفا ہو پس حرکت ارادے کا وقوع شجرہ سے حسب علت کو متنع ہو  
 لیکن انتفاہ اسباب عادیہ کا سبب مطلق کے انتفاہ کو مستلزم نہیں ہر پس وقوع  
 حرکت ارادے کا شجرہ سے متنع نہیں ہر واجب ہو ہونا معجزہ کا قسم دوم سے  
 و اگر نہ معجزہ نہ ہوتا اور جائز نہیں ہر معجزہ کا ہونا قسم اول سے والا عقل پر واجب  
 ہوتی اسکی تکذیب مثلاً اگر ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ میرا  
 معجزہ ہے کہ لوگوں کے جماعت میں نقیضین کر دیتا ہوں یہ قول قائل تکذیب  
 پر محمول کیا جائیگا جب یہ مقدمہ معلوم ہو گیا تو اب جاننا چاہیے کہ فلاسفہ کے  
 نزدیک سوا فلک محدود کے غیر پر نسبت خرق والیام کوئی دلیل نہیں ہر کیونکہ  
 دلیل اتناع کی یہ ہو کہ خرق مستلزم ہر حرکت مستقیمہ کو یعنی حرکت ایک جہت سے  
 طرف دوسرے جہت کے اور حرکت ایک جہت سے طرف دوسرے جہت کے  
 موقوف ہر اس پر کہ جہات قبل اس حرکت کے متعین ہوں پس جو چیز محدود جہات ہے



لینے اور سکے ساتھ متعین ہیں وہ حرکت مستقیمہ کو قبول نہیں کرتی ہر ظاہر ہو کہ یہ دلیل  
 مخصوص ہر محدود جہات میں اور دوسرے کسی فلک میں جاری نہیں ہوا فلاک دیگر کا  
 خرق نزدیک فلاسفہ کے متنع عقلی نہیں ہو لیکن یہ قائل ہیں کہ فلکیات کا وہ مادہ  
 نہیں ہے جو انفعالات تجدید کو قبول کر سکے مانند عناصر کے اور خرق جسم  
 بحسب عادت موقوف ہر خاص انفعال تجدید کے قبول کرنے پر جو خرق  
 سے حاصل ہوتا ہو پس خرق افلاک دیگر کا فلاسفہ کے نزدیک متنع عادی ہو  
 نہ متنع عقلی اور قضیہ معراج محدود جہات کے خرق کی وقوع پر موقوف نہیں ہوا اور ایجاد  
 مرید بھی اور سکے وقوع پر مبنی نہیں ہیں اس شکل میں استبعاد وقوع معراج کا بالکل غیر  
 جواب حادی عشر قدرت باری تعالیٰ کو ثابت کرتا ہوں اور اس سے  
 خرق والیام کا ہونا ثابت ہو جائیگا شرح مواقف میں لکھا ہو کہ قدرت کا ثبوت  
 دو طریقوں سے ہوتا ہوا اول یہ کہ حق تعالیٰ قادر ہو کیونکہ اس سے ایجاد عالم کا  
 اور اسکا ترک صحیح ہے پس نہیں ہو کوئی شئی ایجاد عالم اور ترک عالم سے لازم  
 لذاتہ یعنی محال ہوا انفاک اس شے کا اور اس ذات سے اور یہی مذہب  
 ملیون کا ہو اور فلاسفہ قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کا موجب ہو ایسے انتظام پر کہ  
 جو لازم ہو لہذا یعنی متنع ہو خلوا اس ذات کا اور اس لازم سے اس تقریر سے فلاسفہ کا  
 منکر ہونا قدرت باری تعالیٰ سے بالملنی الاول معلوم ہوتا ہو کیونکہ انکے عقائد  
 یہ امر ہے کہ اگر معنی اول تسلیم کیے جاویں تو نقصان ذات باری تعالیٰ میں لازم  
 آتا ہو اور انھوں نے لزوم کو ثابت کیا ہو اور قدرت کے دوسرے معنی  
 یہ ہیں کہ باری تعالیٰ قادر ہو اگر چاہے کرے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے

یہ معنی متفق علیہ ہیں فریقین میں۔ مگر حکمایہ کہتے ہیں کہ شیتا دس فعل کی جو فیض اور  
جوہی یہ لازم لذاتہ ہی مثل لزوم علم اور تمام صفات کمالیہ کی کہ محال ہے انفکاک  
ہونا ہر ایک کا ذات باری تعالیٰ سے پس مقدم شرطیہ ولی کا واجب الصدق ہے  
اور مقدم شرطیہ ثانیہ کا ممتنع الوجود ہے اور دونوں شرطیہ صادق آتی ہیں ذات  
باری تعالیٰ میں دلیل یہ ہے کہ اگر ہم کہیں کہ اللہ تعالیٰ قادر نہیں بلکہ موجب بذات ہے  
تو چار امور میں سے ایک کا لزوم ہوتا ہے اور یہ باطل ہے اول یہ کہ نفی حادث  
کے کلیتہ دویم عدم اسناد اسی حادث کا طرف موثر کے سویم تسلسل لازم آتا ہے  
چہارم خلف اثر کا موثر موجب تام سے اور ان کل کے بطلان کی دلیل ہے  
بطلان لزوم کے لیکن بیان ملازمت یعنی ہونا باری تعالیٰ کا موجب واسطے  
عالم کے اسکے دلائل ذیل میں رقم ہوتے ہیں اول یہ کہ وجود حادث کا ہو گا  
یا نہ ہو گا اگر کہیں ہم کہ نہیں ہے وجود تو لازم آتا ہے امر اول یعنی نفی حادث کے  
کلیتہ اور اگر ہم وجود حادث کے قائل ہوں تو اسکی دو صورتیں ہیں اول یہ  
وہ حادث موجود مستند ہو گا طرف موثر موجب کے یا نہ مستند ہو گا۔ اگر مستند نہ ہو  
تو لازم آتا ہے امر ثانی یعنی نہ مستند ہونا اس حادث کا طرف موثر کے۔ اور اگر  
مستند ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا وہی حادث نہ منتہی ہو گا طرف موجب  
قدیم کے یا منتہی ہو گا موجب قدیم کے چنانچہ پس اگر حادث منتہی نہ ہو تو امر ثالث  
لازم آتا ہے یعنی تسلسل کیونکہ جس صورت میں اسناد حادث کا طرف ایسے موثر کے  
ہو جو قدیم نہ ہو تو ضرور ہو گا کہ موثرات ہوں حادثہ غیر متناہیہ اور یہی تسلسل ہے  
اور تسلسل محال ہے اتفاقاً اور اگر حادث منتہی ہو طرف موجب قدیم کے تو لازم آتا ہے

امر رابع یعنی تخلف حادث کا موثر موجب تام سے ضرورتاً لیکن بطلان ان  
 چاروں امر و نذکور العصد رکنا ظاہر ہو اول کا بطلان بالہماہتہ اور ثانی کے  
 بطلان کی وجہ یہ ہو کہ اوپر بیان ہو چکا ہو کہ جو ممکن حادث ہو گا محتاج ہو گا موثر کا  
 اور بطلان ثالث کی دلیل یہ ہو جبکہ حادث مستند ہو طرف موثر حادث کے  
 تو ضرور ہو کہ وہ موثر حادث مستند ہو گا طرف موثر حادث دوسرے کے اور  
 وہ مستند ہو گا طرف موثر حادث ثالث کے الی غیر النہایتہ - اور یہ محال ہو  
 اور بطلان امر رابع کا یہ ہو کہ موجب قدیم تام وہ ہو جس کا اثر لازم ہو اور تخلف لازم کا  
 ملزوم سے محال ہو کیونکہ لازم آتی ہو ترجیح بلامرج فاعل موجب سے کیونکہ وجود  
 اس حادث کا اوس فاعل سے اس وقت میں نہیں اولیت رکھتا ہو اوس وجود سے  
 جو اس وقت کے پیشتر ہو اور دوسری دلیل قدرت باری تعالیٰ کی یہ ہو کہ اگر ہم فرض  
 کریں کہ باری تعالیٰ موجب بالذات ہو تو لازم آئے گا قدیم ہونا حادث کا اور یہ باطل  
 ہو کیونکہ اس میں بھی تسلسل لازم آتا ہو اسلئے کہ اثر موجب قدیم کا ہو گا قدیم اگر حادث  
 ہو گا تو موقوف ہو گا شرط حادث پر اور یہ شرط حادث موقوف ہو گی دوسری شرط  
 حادث پر علیٰ ہذا القیاس الی مالا نہایتہ اور تسلسل ہو جو باطل ہو اور ہمارا یہ قول  
 کہ اگر باری تعالیٰ کو موجب بالذات فرض کریں تو لازم آتا ہو قدیم ہونا حادث کا اس کا  
 ثبوت دو طریقوں سے کیا جاتا ہو اول یہ کہ بیان کیا جاتا ہو حادث اسوا ذات  
 الہی اور صفات الہی کا کیونکہ اگر یہ کیا جائے تو لازم آتا ہو یہ کہ صادر ہوں یہ صفات  
 غیر باری تعالیٰ سے در صورت ہونے اوس غیر باری تعالیٰ کے موجب قدیم  
 مختار غیر جسم اور نہ جسم ہو جس سے صادر ہوں یہ حوادث موافق ارادوں مختلفہ کے

پس لازم نہ ہوگا باری تعالیٰ کو موجب قرار دینے سے قدیم ہونا حادث کا اور نیز  
یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نہیں جائز ہے قیام حادث متعاقبہ غیر متناہیہ کا بالذات کیونکہ اگر  
یہ جائز رکھا جائے تو ممکن ہوگا صادر ہونا اس حادث کا اس باری تعالیٰ سے  
یا باری تعالیٰ کا موجب حادث ہونا مشروط ہو بہ صفت حادثہ قائمہ بذاتہ ایسی صفت  
کہ وہ بھی مشروط ہو دوسری صفت کے ساتھ اور سہ طرح الی غیر النہایہ جبکہ ثابت  
ہو حادث ماسوے الہ و صفات باری تعالیٰ کا اور نیز ثابت ہو امحال ہونا قیام  
صفات متعاقبہ کا بالذات تو ثابت ہوتی یہ بات کہ اثر موجب قدیم کا نہ ہوگا حادث  
بلکہ مسلسل حوادث کے کیونکہ جو چیز صادر ہوتی ہے باری تعالیٰ سے عام اس سے  
کہ وہ مشروط باقدم ہو یا نہ ہو قدیم ہوگی یقیناً کیلئے کہ تخلف و جب تمام سے متغیر ہے  
جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے حادث یومی میں  
کہ وہی حادث نہیں مستند ہوتا ہے طرف حادث سبوق دوسرے کے الی غیر النہایہ  
بلکہ استناد اس کا محض ہوتا ہے جائز ہے یہ کہ ہو مبدا اول موجب فیض ہو نچا نہوا  
واسطے وجود حوادث یومی کے اور مادہ قدیمہ کے بواسطہ استعدادات متعاقبہ  
مستندہ طرف اس حرکت سرمدیہ کے جیسا کہ مذہب فلاسفہ کا ہے کہ وہ جائز کہتے ہیں  
تسلسل کو امور مرتبہ غیر مجتمعہ میں اور گمان کرتے ہیں کہ حرکت دائمہ واسطہ ہے درمیان  
عالم قدیم اور حادث کے پس وہی حرکت ذات و وجہ توفیک ہے ایک استمراری  
دوسرے تجدیدی جبکہ حرکت استمراری پائی جائے تو جائز ہے استناد اس حرکت کا  
طرف قدیم کے اور جس صورت میں حرکت تجدیدی ہو تو ہوگی وہ حرکت واسطہ صدور  
حوادث میں مبدا قدیم سے جبکہ نہ جائز ہو یا یہ استناد پس اگر ہو باری تعالیٰ موجب

تو ہر آئینہ ہو گا حادث یومی مستند الیہ بواسطہ یا بغیر واسطہ قدیم اور یہ باطل ہر صورت  
میں ضرور ہوا ہونا اوس عالم کا لازم لہذا تمہیں اس طرح اگر چاہئے کہ اسے اور اگر  
نہ چاہئے نہ کہ اسے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہر شے کے کرنے نہ کرنے پر  
یعنی جو چاہئے کرے اور جو نہ چاہئے نہ کرے اس تقریر سے یہ نتیجہ نکلا کہ حق تعالیٰ  
خرق و التیام کے کرنے پر بھی قادر ہے جب قدرت جناب باری کے ثابت ہو گئی  
تو ہم فلاسفہ کا یہ جواب دیتے ہیں شب معراج حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار  
کیا بجز فلک اعظم کے دوسری افلاک میں خرق و التیام کر دیا۔

دوسرا اعتراض فلاسفہ کہتے ہیں کہ اگر خرق و التیام مستدیرہ کے ساتھ لین  
تو یہ قیاحت لازم آتی ہے کہ بعض اجزائے فلک متحرک ہوں گے دوسری جہتیں  
اور یہ باطل ہے بعض ساکن ہونگے اور یہ ممکن نہیں۔

جواب دلالت کے بطلان پر کوئی دلیل قوی نہیں ہے فلاسفہ کے نزدیک حرکت فلک کے  
ارادے ہر پس کیوں نہیں جائز ہے کہ ارادہ نفس فلیکیہ کا کسی وجہ سے یوں ہی متعلق ہو ہو  
فصل ساتویں۔ امین عادیث صحیحہ جو امیری اور معراج کے باب میں واقع ہوئی  
ہیں بیان کئی گئیں ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ بیان کیا ہے یہ ابن خالد نے  
اور اوسے ہمام ابن محمل نے اور اون سے قتادہ ابن دعامہ نے اور انھوں  
نے انس ابن مالک سے انس نے ابن صعدہ سے اور صعدہ کہتے ہیں کہ  
بیان کیا مجھ سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حال معراج کا کہ میں حطیم میں تھا  
اور بعض روایت میں ہے کہ میں حجر میں چیت لیٹا ہوا تھا کہ جبریل آئے اور میرا  
دل نکالا اور اوسے اوس طشت طلائی میں جبین ایمان بھرا ہوا تھا رکھا اور

جبریل نے میرے دل کو آب زمزم سے دھویا کیونکہ وہ افضل ہر مياہ سے اور  
اوس سے تقویت ہوتی ہر قلب کو اور نکالے میرے دل سے برائی اور بھروسے  
اوسین حکمت من بعد اوسى اپنے مقام پر رکھ دیا قسط اللہ شریح بخاری میں ہر  
کہ لفظ طشت سے یہ غرض تھی کہ عرفین یہ آلہ عقل کا مشہور ہر اور سونے سے  
مراد عرفین مصفا اور بہتر ہر غسل سے حکمت یہ تھی کہ تقویت ہو جائے اوپر  
تجلی اسمائے حسنہ کے اور ثابت قدم رہنا مقام بزرگ میں قاضی عیاض لیلۃ الاسری  
میں شق صدر سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شق صدر جبکہ آپ مانہ رخصت  
میں حلیمہ سعدیہ کے مکان پر رونق افروز تھے واقع ہوا اسپر لوگ مقرر ہوا کہ شق صدر  
دو مرتبہ واقع ہوا پہلے جب آپ حلیمہ سعدیہ کے مکان میں تشریف فرما تھے اہل  
سے یہ غرض تھی کہ آپ کی قلب مبارک سے حصہ شیطان نکالا جائے اور آپ کو  
نشو و نما عصمت کے اکمل احوال پر حاصل ہو دوسرے مرتبہ لیلۃ الاسری میں  
روایت کی طیالسی اور حارث نے اپنی مسند میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
کہ شق صدر تیسری مرتبہ ہی واقع ہوا وقت وحی لانے جبریل کے غار حرا میں اوس  
طلب تھا کہ آپ کے قلب کو تحمل ہو وحی کا حضرت انس نے دایہ کی تعریف بیان  
حار و دئے انس سے پوچھا کہ وہ دایہ براق ہر آپ نے فرمایا ان براق رکھتا تھا  
اپنا قدم منتہائے نظر پر روایت کی سعدی نے واقعہ سے بالاسناد کہ براق کے  
پوچھے اور یہ قول دلالت کرتا ہر اس بات پر کہ وہ اڑتا تھا درمیان آسمان زمین  
میں بعد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں سوار کرایا گیا  
ہر اور جبریل مجھے آسمان اولی کے دروازہ پر لے گئے جبریل نے کہا دروازہ



آسمان میں داخل ہوا اور حضرت ادریس کو دیکھا جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں انکو سلام  
 کیجئے میں نے سلام کیا انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مہرجبا بالالٰخ  
 الصالح والنبی الصالح پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا اور پانچویں آسمان کے  
 دروازے پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہو کہا میں ہوں  
 جبریل کہا ہمراہ تمہارے کون ہو جبریل گویا ہوے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا  
 گیا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں کہا گیا مہرجبا بہ فنعلم الحی جار۔ میں داخل ہوا اور  
 حضرت ہارون کو دیکھا جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں سلام کیجئے میں نے سلام  
 کیا انھوں نے جواب دیا زان بعد کہا مہرجبا بالالٰخ الصالح والنبی الصالح  
 من بعد میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا اور ساتویں آسمان کے دروازے پر  
 پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہو کہا میں ہوں جبریل دریافت  
 کیا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بولائے گئے ہیں  
 جبریل نے کہا ہاں غازن نے کہا مہرجبا بہ فنعلم الحی جار۔ میں آسمان میں داخل  
 ہوا اور موسیٰ کو دیکھا جبریل نے کہا کہ یہ موسیٰ ہیں انکو سلام کیجئے میں نے سلام  
 کیا انھوں نے جواب دیا اور کہا مہرجبا بالالٰخ الصالح والنبی الصالح  
 میں روانہ ہوا تو حضرت موسیٰ روئے حضرت موسیٰ سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں  
 روتے ہیں کہا اسیلئے روتا ہوں کہ میرے بعد یہ لڑکا نبی کیا گیا ہوا اسکی اکثر  
 امت بہ نسبت میری امت کے جنت میں داخل ہوگی پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا  
 اور ساتویں آسمان کے دروازے پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا  
 گیا کون ہو کہا میں ہوں جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم



دریافت کیا کہ کیا بلا سے گئے ہیں کہا ہاں۔ خاندان گو یا ہوا مرحبا فیم الحجی جابر  
 میں آسان میں داخل ہوا اور ابراہیم خلیل کو دیکھا بہرئیل نے کہا یہ آپ کے والد  
 ابراہیم ہیں انکو سلام کیجئے میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا  
 مرحبا بالین الصالح والنبی الصالح پھر سدرۃ المنتقی پر پہنچا پھل دسکے مثل  
 حجر کے پتی ہاتھی کے کان کے مانند بہرئیل نے مجھ سے کہا یہ سدرۃ المنتقی  
 اسکے جڑ سے چار نہرین نکلی ہیں وہاں بی بیہوشی سے جبرئیل سے پوچھا یہ نہرین کن ہیں جبرئیل نے کہا  
 یہ وہاں بی بیہوشی ہیں جو جاری ہوئی ہیں جنت سے اور یہ دونوں ظاہر ہیں اور خرات ہیں  
 پھر روانہ ہوا اور بیت المعمور میں پہنچا قسطلانی میں لکھا ہو کہ ہر روز بیت المعمور میں  
 ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور بعد نکلنے کے دوبارہ اوہیں داخل نہیں  
 ہوتے ہیں بخاری میں لکھا ہو کہ پھر پیش کئے گئے تین پیالہ ایک شراب کا دوسرا  
 دودھ کا تیسرا شہد کا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور اوسکو پیا جبرئیل نے  
 کہا یہ قحط اسلامیہ ہو آپ اور آپ کی امت اس پر ثابت قدم ہوئی قسطلانی شرح بخاری  
 میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کی گئی ہے کہ اگر تم لیتے آپ تو گمراہ ہو جاتا  
 امت آپ کی۔ اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ اگر آپ پانی نوش کرتے  
 تو امت آپ کی غرق ہو جاتی تھی سلمین جو یہ پیالے قبل عراج کے بیت المقدس  
 میں پیش کئے گئے اور احتمال جو اس بات کا کہ پیالہ دو مرتبہ پیش کئے گئے ہوں  
 ایک مرتبہ بیت المقدس میں نماز سے فراغ ہونے کے بعد دوسری بار سدرۃ المنتقی  
 میں داخل ہونے کے وقت بخاری میں لکھا ہو کہ پھر فرض ہوئے میرے اوپر پیرچاس  
 نازین ہر روز میں قسطلانی میں منقول ہے کہ پھر روانہ ہوا میں اور مقام ستوی میں داخل ہوا

اور سنی قلموں کے کفر کٹر اہل موہب لہذا یہ بین لکھا ہو کہ من بعد حضرت سرور  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام پر پہونچے جہاں آتی تھی آواز قلموں کی جس سے  
 ملائک اقرار الہی کو لکھتے ہیں اقدار شاید جمع ہو قدر کی یا یہ کہیے کہ مصدر ہو اگر  
 مکسور العین ہو تو قدر اور تقدیر مرادف المعنی قرار پاتے ہیں بعضے اندازہ کرنا اور  
 اندازہ کیا ہوا خدا کا بندہ پر اگرچہ قضا اور تقدیر اسی قدیم ہو لیکن قلم کا لکنا خدا  
 ہوا اور کتاب لوح محفوظا جس میں کائنات ثبت ہو زمین اور آسمان کے پیدا کرنے سے  
 پیشتر خلق کئی گئی ہو اور حجت القلم ماہو کائن کا اشارہ او سکی جانب ہو یہ کتابت  
 کرنا ملائک کے ایسا فروع جو تنسیخ ہو اصل سے یعنی قبول لکھا گیا مثل نصف  
 شعبان کے شب یا دوسری راتون کے اور اوس میں محو اور اثبات یعنی مٹانا  
 اور قائم کرنا جاری ہوتا ہو میحو الہدایا اشار و مثبت عبارت اوس سے ہے صاحب  
 موہب لہذا یہ ابن فہم سے نقل کرتے ہیں کہ قلم بارہ ہیں اور یہ ایک دوسرے  
 سے اعلیٰ اور افضل ہیں سب سے اعلیٰ قدر ہو جس سے تحریر کیا ہو حق تعالیٰ  
 نے خلایق کی تقدیر کو چنانچہ سنن ابی داؤد میں عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ  
 سنن میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ارشاد کرتے تھے۔ اول  
 ما خلق اللہ القلم۔ یعنی پہلے سب کے قلم کو حق جل و علا نے پیدا کر کے  
 فرمایا کہ کچھ قلم نے عرض کی کہ کیا لکھوں ارشاد ہوا کہ خلایق کی تقدیر و ن کو  
 تا قیام قیامت یہ قلم سب قلموں کا اول اور سب سے بزرگ ہو اکثر اہل تفاسیر نے  
 لکھا ہو کہ یہ وہ قلم ہو جسکی قسم کھائی ہو حق سبحانہ نے اپنے کلام مجید میں دوسرا  
 قلم وحی ہر تیسرا قلم توفیق ہوا سکا یہ کام ہو کہ جو احکام اللہ اور رسول جاری کر رہیں

اور نگاہ لکھتا ہے چوتھا قلم طب بدان ہوا بدان جمع بدن کی ہر جس سے حفظ کیجاتی ہیں  
 معتین بدنوں کی پانچواں توقع ہوا شاہوں سے یعنی جس سے فرمان وغیرہ  
 لکھے جاتے ہیں اور اس قلم سے سیاست اور اصلاح کی جاتی ہر ملکوں کے ہابن  
 کے چھٹا قلم حساب ہر جس سے ضبط کیجاتی ہیں وہ اموال جو نکالے جاویں اور  
 خرچ کیے جاویں اور اندازے اون کے ساتھ ان قلم حکم ہر جس سے ثابت  
 کیجاتے ہیں حقوق اور جاری کے جاتے ہیں اس سے قضایا جمع ہر  
 ہر قضیہ کی۔ اور حقوق جمع ہر حق کی۔ آٹھواں قلم شہادت ہر جس سے محفوظ رکھے  
 جاتے ہیں حقوق۔ نواں قلم تعبیر ہر جو وحی کو لکھتا ہے۔ دسواں قلم تواریخ جس کا یہ کام  
 کہ وقائع نگاری کرے گیارھواں قلم نعت ہر اس سے زبان کی اصطلاحیں  
 متعلق ہیں۔ بارھواں قلم جامع ہر اس قلم کا یہ کام ہر کہ رد کرے مبطلین کے  
 اور مرتبین کے شبہات رفع کرے اور اس قلم سے انتظام مطالع عالم کا بھی  
 متعلق ہوا اور اسکی فضیلت جلال یہ ہر کہ اس سے کلام ربانی لکھا گیا ہوا حق  
 جل و علانے اسکی قسم کھائی ہوا ایک روایت انس ابن مالک سے وارد ہوئی کہ  
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کین حق جل و علانے میری استہ  
 پچاس نمازین من بعد آیا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس انھوں نے پوچھا  
 کہ کیا چیز فرض ہوئی تمہاری است پر جواب دیا پچاس نمازین شبانہ روزین فرمایا  
 حضرت موسیٰ نے کہ امت تمہاری پچاس نمازون کی قدرت نہیں رکھتی ہر قبل  
 تمہارے میں بھیج گیا لوگوں کے ہدایت کے لیے نبی امیر اہل عاجز ہو گئے خداؤ  
 کریم کے پاس اس کا جواب اور خفیف کا سوال کرو فرمایا حضرت خواجہ عالم نے کہ بھر

کیا میں اپنے خداوند عالم کے پاس اور پاس میں سے دس نمازین وضع ہوئیں من بعد میں چھ رخصت  
 اور حضرت موسیٰ سے ملاقات کی اور اس واقعہ کی خبر دی حضرت موسیٰ نے مثل سابق کے  
 فرمایا کہ تیری امت اسکی استطاعت نہیں کھتی ہو میں پھر گیا اور دس نمازین چالیس میں سے  
 کم ہوئیں اور پھر آیا میں موسیٰ کے پاس اور کیفیت تخفیف کی بیان کی موسیٰ نے مثل سابق  
 کے فرمایا میں نے پھر جمعہ جمعہ کی اور دس نمازین تیس میں سے کم ہوئیں اور حضرت موسیٰ  
 کے پاس آیا۔ اونھوں نے مثل سابق کے ارشاد کیا میں پھر حق سبحانہ کی خدمت میں آپس گیا۔  
 اور مجھے دس نمازوں کا دن رات میں حکم ہوا میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا موسیٰ  
 نے پوچھا کیا بوجہ اسنے کہا کہ دس نمازین فرض ہیں حضرت موسیٰ نے مثل سابق فرمایا پھر  
 دین حق تعالیٰ کی خدمت میں گیا پھر پانچ نمازین تخفیف کی گئیں پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا  
 اونھوں نے پوچھا کہ کیا حکم ہوا میں نے کہا کہ پانچ نمازین ہر روز میں فرض کی گئی ہیں حضرت  
 موسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تیری امت پانچ نمازوں کی ہر روز استطاعت نہیں کھتی ہو میں قبل  
 تمہارے مبعوث کیا گیا لوگوں پر اور نبی اسرائیل داے فرض سے عاجز آئے پھر جاؤ حق تعالیٰ  
 کے پاس وراست کر لیتے تخفیف کا سوال کرو آپ نے فرمایا کہ اب مجھ حق جل و علا کے  
 پاس سوال کر نیکیے ہو جانتے ہیں شرم آتی ہو جسدم آپ روانہ ہوئے نہ کر کے والے  
 نے نہ اکی کہ جاری کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی سمجھ اپنی عبادت میں دلائل ہیتمی  
 میں صالح ابن کیسان سے روایت ہوا اور انھوں نے زبیر سے زبیر نے ابی سلمہ سے ابو  
 ابی سلمہ نے بیان کیا کہ بعد اسری کے لوگ فتنہ میں پڑ گئے اور ابو بکر کے پاس گئے اور  
 اونکو معراج کا حال بیان کیا ابو بکر نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اسلام کی کہ حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں لوگوں نے کہا کہ کیا تم تسدیق کرنے ہو کہ

ایک شب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کو گئے اور پھر مکہ میں اپس آئے  
 ابو بکر نے کہا ان میں اسکی اور اسکے بعد کی بھی تصدیق کرتا ہوں اسوجہ سے ابو بکر  
 ملقب بہ صدیق ہوئے بخاری نے عبد العزیز بن عبد اللہ سے اور عبد العزیز نے  
 سلیمان سے کہ نام اوزکا ابن بلال ہے۔ اور ابن بلال نے شریک بن عبد اللہ یعنی  
 اپنے باپ نمیر سے اور انھوں نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسری ہوئی مسجد الکعبہ سے آئے تین شخص قبل اسکے کہ آپکو  
 وحی ہو۔ حضرت آرام فرماتے تھے مسجد حرام میں ایک شخص نے انہیں سے پوچھا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں کہنے والے نے کہا اوسطائین کا بہتر ہو دوسرے  
 نے کہا تو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وہ شب تھی کہ ان تینوں شخصوں نے اسکے  
 قبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا من بعد دوسرے شب کو پھر وہی لوگ آئے  
 اوسوقت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف آنکھیں آرام فرماتی تھیں  
 قلب اظہر بیدار تھا یوں ہی انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں آرام کرتی ہیں اور قلب بیدار  
 رہتی ہیں ان لوگوں نے کسی سے گفتگو نہیں کی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو اٹھا کر آب زمزم کے کنوین کے پاس لے گئے وہاں حضرت جبریل نے آپکو  
 لے لیا اور سینہ ناف تک چاک کیا دل مبارک باہر نکال کر نچڑا اور اسے آب  
 زمزم سے غسل دیکر طشت طلائی میں رکھا جس میں ایمان و حکمت بھری تھی جبریل نے  
 پہلے آپ کے سینہ میں حکمت و ایمان بھر دیا من بعد دلو آپ نے مقام پر رکھ دیا سینہ  
 مثل سابق ہو گیا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جبریل  
 کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان دنیا کے دروازہ پر پہونچا جبریل نے دروازہ کھلایا



من بعد جبریل لے گئے مجھے ساتوین آسمان کے دروازہ پر اہل آسمان نے  
 مثل اہل آسمانوں کے لوگوں کے کلام کیا حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے ہر آسمان  
 پر انبیاء علیہ السلام کو دیکھا آسمان ثالث پر حضرت ادریس کو چوتھے پر حضرت ہارون  
 کو پانچویں پر ایک نبی کو جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم کو  
 ساتوین پر حضرت موسیٰ کو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں گمان کرتا تھا کہ مجھے حق جل و  
 علانی کسی کو بلند نہیں کیا مگر اسکو اوس جاہ مرتبہ کے سات بلند کیا کہ جس کا کسی  
 فرد بشر کو بحر حق تعالیٰ کے علم نہیں ہے پھر میں سدرۃ المنتہی پر پہنچا میں جبار سے  
 اور جبار مجھ سے قریب ہوا یہاں تک کہ قریب قاب قوسین اودنی مجھے حاصل ہوا  
 اور من بعد حق جل و علانی مجھ سے کلام فرمایا مجھے شبانہ روزین پچاس نمازین  
 فرض کین پھر میں روانہ ہوا انسانی راہ میں حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی یہ گویا  
 ہوئے کہ اے محمد تم سے حق تعالیٰ نے کس چیز کا عہد لیا میں نے کہا حق تعالیٰ  
 مجھ سے شبانہ روزین پچاس نمازون کا عہد لیا ہے حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمہاری  
 امت اسکی استطاعت نہیں رکھتی ہے پھر جاؤ تم اور اپنی امت کی طرف تو خیف کا  
 سوال کرو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل کی طرف اس لیے  
 متوجہ ہوئے کہ اون سے اس امر میں مشورہ لین جبریل نے حضرت خواجہ عالم علیہ  
 والہا کو یہ مشورہ دیا کہ بہتر ہے اور ذکر کیا اوس چیز کو جو بیان ہوئی علماء کہتے ہیں کہ  
 شریک اس حدیث میں مضطرب ہیں بزاز کہتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے سلمہ بن مسیب نے  
 اور اون سے حرث ابن عبید نے اور اون سے اوگے باپ عمران جوئی اور  
 عمران جوئی سے انس ابن مالک نے انس ابن مالک کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم بیٹھے تھے دفعۃً جب ریل آئے اور انھوں میرے دونوں بازوؤں کے وسط میں اپنا ہاتھ رکھا میں کھڑا ہو گیا ایک درخت کی جانب اوسمیں پرندوں کے اشیانے تھے ایک میں جبرئیل بیٹھے دوسرے میں میں مجھے غنودگی طاری ہوئی اور اشیانہ بلند ہوئے حتیٰ کہ میں نے آسمان اور زمین کی سیر کی بہن کر دین لیتا تھا اگر چاہتا تو آسمانوں کو چھو لیتا پھر جبرئیل کے جانب متوجہ ہوا دیکھا کہ جبرئیل بیٹھے بہن بنسبت اپنے علم کے جبرئیل کے علم خداوندی کو زیادہ پایا میرے واسطے آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا گیا میں نے نور عظم کو دیکھا اور قریب پہنچا اوس حجاب کے جس میں مرورید اور یاقوت جڑی ہوئے تھے پھر حق جل وعلا نے مجھ پر وحی نازل کی۔ احادیث صحیحہ۔ مسلم نے روایت کی شیبان بن فرخ سے۔ فرخ نے حماد بن سلمہ سے حماد بن ثابت البستانی سے ثابت البستانی نے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا میرے لیے براق اور وہی سفید دابہ تھا حمار سی قدیم اور نچا بفل سے نچا ایک قدم اپنا رکھتا تھا انتہائے فطر پر۔ اور ارشاد کرتے ہیں کہ میں۔ براق پر سوار ہو کر بیت المقدس میں پہنچا اور براق کو باندھا اوس زنجیر میں حسین انبیاء علیہ السلام نے اپنے مرکب باندھے تھے من بعد مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی اور مسجد سے باہر نکلا جبرئیل دو پیالے لائے ایک میں شراب دوسرے میں دودھ تھا میں نے دودھ کو پیا جبرئیل نے کہا کہ ثابت قدم ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فطرت پر پھر جبرئیل کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان دنیا کے دروازہ پر پہنچا جبرئیل نے کہا



دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہو کہا میں ہوں جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو  
 کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا کیا بولائے گئے ہیں جبریل نے کہا ان دروازہ  
 میرے واسطے داکیا گیا ناگاہ میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا اونہوں نے مرحبا  
 اور دعاے خیر مجھے دی من بعد میں آسمان ثانیہ کے دروازہ پر پہونچا جبریل  
 نے کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبریل کہا تمہارے ہمراہ کون ہو  
 جبریل گویا ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا ان  
 دروازہ میرے واسطے کھولا گیا ہیں نے عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کو جو  
 آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں دیکھا ادون دونوں نے میری شان میں مرحبا کہا اور میرے  
 حق میں دعاے خیر کی میں پھر تیسرے آسمان کے دروازہ پر پہونچا جبریل  
 نے پکارا کہ دروازہ کھولو پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ  
 کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن نے دروازہ کھول دیا میں نے یوسف  
 علیہ السلام کو دیکھا اونہیں حسن کا ایک پارہ عطا ہوا ہو حضرت یوسف نے مرحبا اور دعا  
 خیر مجھے دی زان بعد چوتھے آسمان کے دروازہ پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو  
 کہا کون ہو کہا میں ہوں جبریل کہا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 جبریل نے کہا ان خازن نے دروازہ کھول دیا یہاں حضرت ادریس کو دیکھا  
 اونہیں نے مثل نبیائے سابق میرے حق میں دعاے خیر کی انکی شان میں  
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہو ورفعاہ مکانا علیا پھر میں پانچویں آسمان کے  
 دروازہ پر پہونچا جبریل نے پکارا دروازہ کھولو پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبریل پوچھا  
 تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں جبریل نے کہا ان خازن نے

دروازہ کھول دیا یہاں حضرت نارون کو دیکھا ادنھون نے بھی دعا سے خیر دی من بعد چھٹے  
 آسمان پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو خازن نے پوچھا کون ہو کہا میں ہوں  
 جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلعم پوچھا کیا بلا لائے گئے ہیں کہا ان  
 خازن نے دروازہ مفتوح کر دیا میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ادنھون نے دعا باؤ  
 دعا سے خیر بھیج دی من بعد اتوین آسمان پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا  
 کون ہو کہا میں ہوں جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا  
 کیا بلا لائے گئے ہیں کہا ان خازن نے دروازہ کھولا یہاں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ  
 بیت المعمور سے پشت لگاے بیٹھے ہیں بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار ملائکہ جاتے  
 ہیں اور پھر اوس سے باہر آتے ہیں اسکے بعد اچھے عود کرنے کی نوبت نہیں آتی ہو پھر  
 میں سدرۃ المنتہی پر پہونچا نبی اوسکی مثل باقی کے کان کے چھل مثل شمس کے ہند  
 نور الہی و سپر چایا ہوا ہو کہ کوئی فرد بشر اوسکی تعریف نہیں کر سکتا ہوا و خطاب وحی الی عبدہ  
 ما اوحی سے مشرف ہوا اور مجھ پر شبانہ روز میں پاس نمازین فرض ہو میں پھر میں نے  
 ملاقات کی موسیٰ علیہ السلام سے ادنھون نے پوچھا حق تعالیٰ نے تمہاری امت پر  
 کیا چیز فرض کی میں نے کہا پاس نمازین حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ پروردگار عالم کے  
 پاس پھر جاؤ اور تخفیف کا سوال زبان پر لاؤ تمہاری امت اسکے ادا کرنے کی طاقت  
 نہیں رکھتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہیں کہ پھر میں  
 جناب باری کے خدمت میں حاضر ہوا اور تخفیف کا سوال کیا کم ہو میں اس میں سے  
 پانچ نمازین من بعد حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور گویا ہوا کہ پانچ نمازین کم ہو میں حضرت  
 موسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ امت تمہاری اسکی طاقت نہیں رکھتی ہو۔ پھر باگاہ الہی میں

جاوا و تخفیف کا سوال کہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ  
 میں حسب ایما حضرت موسیٰ بارگاہ انہی میں کہی بار حاضر ہوا حتی کہ حق تو لی اجلا شائہ نے  
 ارشاد فرمایا کہ ای محمد اب صفت پانچ نمازین و نرات میں باقی رکھے گئے ہیں ہر نماز کا  
 ثواب دس نمازوں کے برابر ہر تمہاری امت میں سے جو شخص فعل حسنہ کا قصد  
 کرتا ہو اور اسکو عمل میں نہیں لاتا ہو لکھی جاتی ہو اس کے لیے ایک نیکی اور جو شخص ایک  
 نیکی کرتا ہو اسکو واسطے دس نیکیاں بھی جاتی ہیں تمہاری امت میں سے جو شخص فعل سیئہ کا قصد کرتا  
 ہو اور وہ اس سے سرزد نہیں ہوتا ہو اس کے لیے کوئی شے تحریر نہیں ہوتی ہو جس شخص سو فی الواقع  
 فعل سیئہ کا لہو بھی ہوتا ہو اسکو واسطے ایک ہی سیئہ لکھی جاتی ہے میں پھر سور عالم صلی اللہ علیہ  
 وسلم ارشاد فرماتے کہ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور انھیں پانچ نمازوں کے  
 فریضت سے مطلع کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ پھر جاؤ حق تعالیٰ کے پاس دور  
 سوال تخفیف زبان پر لاؤ آپ نے فرمایا کہ میں اتنے مرتبہ حق جل و علا کے پاس گیا  
 ہوں کہ اب جاتے ہو مجھو شرم آتی ہو مسلم روایت کرتے ہیں حربہ بن یحییٰ سے  
 اور حربہ ابن وہب سے اور یہ یونس سے اور یونس ابن شہاب سے اور ابن  
 شہاب بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ابو یوسف غفاری بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ میں تھا میرے مکان کی چھت شق ہو گئی پہل  
 میرے پاس آئے اور انھوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر غسل دیا اسی آب  
 زمزم سے بعد ازاں ایک طشت ہونی کا حسین حکمت و ایمان بھرا تھا لائے اور  
 میرے دل میں اسکو بھر کر میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ہمراہ روانہ ہوئے حتی کہ  
 میں آسمان دنیا پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو خازن نے پوچھا کون ہے

کہا میں ہوں جبریل پوچھا ہمراہ تمہارے کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہستسار کیا  
کیا بلائے گئے ہیں۔ جبریل نے کہا ان خازن نے دروازہ کھولا میں آسمان  
میں داخل ہوا یہاں ایک شخص کو دیکھا کہ ذہنی طرف اوسکے سفیدی اور بائیں طرف  
سیاہی ہو وہ شخص جانب راست دیکھ کر ہٹا اور جانب چپ دیکھ کر رہتا ہوں۔

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہیں کہ حضرت آدم نے جب  
بالبنی الصالح والابن الصالح فرمایا میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے جبریل نے کہا یہ آدم  
علیہ السلام ہیں انکے دہنے جانب جھٹے لوگ ہیں اور بائیں جانب دوزخی جنت  
حضرت آدم علیہ السلام جانب است ملاحظہ فرماتے ہیں خوش اور مسرور ہوتے ہیں

اور جب بائیں طرف ممانتہ کرتے ہیں روتے ہیں پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ  
ہوا اور دوسرے آسمان کے دروازہ پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو  
خازن نے مثل آسمان دل کے گفتگو کی اور دروازہ وا کیا انس بن مالک

کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے آسمانوں پر حضرت  
آدم اور موسیٰ علیہ السلام کو اور تین بیان فرمائے منازل نبی علیہ السلام کے بجز  
اسکے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آسمان دنیا پر ملاقات ہوئی اور حضرت

ابراہیم سے چھٹے آسمان پہ راوی بیان کرتا ہوں کہ من بعد حضرت سرور عالم نے  
بمعبیت جبریل حضرت ادریس سے ملاقات کی اونہوں نے فرمایا مر حبا بالبی الصالح

والا الخ الصالح حضرت فرمائے ہیں میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں کیا یہ  
ادریس ہیں من بعد میں نے حضرت موسیٰ سے ملاقات کی اونہوں نے ارشاد کیا۔ مر حبا

بالبنی الصالح والا الخ الصالح۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں جبریل نے کہا

یہ موسیٰ ہیں۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی نوبت آئی انھوں نے فرمایا۔ مرحبا بالبنی الصالح والاخ الصالح میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں کہا عیسیٰ بن مریم ہیں من بعد میں نے حضرت ابراہیم سے ملاقات کی انھوں نے ارشاد کیا مرحبا بالبنی الصالح والابن الصالح میں نے جبریل سے دریافت کیا یہ کون ہیں جبریل گویا ہوئے کہ یہ ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب روایت کرتے ہیں ابن جزم سے اور ابن جزم ابن عباس سے اور ابن عباس اباحۃ الانصاری سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں روانہ ہوا اور مقام ستوی میں پہونچا اور قلموں کی کھڑکھڑاہٹ سنی ابن جزم اور انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے مری امت پر پچاس نمازین فرض کیں حضرت فرماتے ہیں میں نے رخصت ہو کر حضرت موسیٰ سے ملاقات کی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ قادر مطلق نے کون شے تمہاری امت پر فرض کی میں نے جواب دیا پچاس نمازین حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ پھر جاو حق تعالیٰ کے پاس کیونکہ امت تمہاری اس قدر طاقت نہیں رکھتی ہو میں جناب باری کے خدمت میں حاضر ہوا اور میں سے ایک حصہ وضع ہوا پھر میں نے حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر وضع ہونے کی کیفیت بیان کی حضرت موسیٰ نے ارشاد کیا کہ پھر جاو حق تعالیٰ کی خدمت میں تمہاری امت اسکی بھی طاقت نہیں رکھتی ہو میں حق جل و علا کی خدمت میں پھر گیا جسکایہ نتیجہ نکلا کہ صرف پانچ نمازون کی فرضیت باقی رہی جو پچاس نمازون کا حکم رکھتے ہیں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ کے خدمت میں حاضر ہو کر حال تخفیف فرضیت

بیان کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ پھر جاؤ میں نے عرض کی کہ اب مجھے جاتی ہو  
 شرم آتی ہو اسکے بعد جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا اور سدرۃ المنتقی پر پہونچا  
 اور سکو نور الہی چھائے ہوئے ہو کسی فرد بشر کو اسکی ماہیت کا علم نہیں ہو بعد  
 میں جنت میں داخل ہوا قبی اوکی موتیوں کی زمین مشک کی ہو مسلم روایت کرتے  
 محمد بن المثنیٰ سے اور محمد بن ثنیٰ محمد بن ابی عدی سے اور محمد بن ابی عدی سے  
 سے اور سعید قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں  
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا میں بیت الحرام میں درمیان سونی  
 اور جاگنے کے میں نے سنا کہ کہنو والا کہتا ہو تین شخصوں میں سے ایک شخص کو  
 مجھ کو لیکیا پھر ایک طشت طلائی آیا جس میں آب زمزم بھرا ہوا میرا سینہ چاک کیا  
 الی کذا و کذا پھر میرا قلب نکالا اور اسکو آب زمزم سے غسل دیکر بدست و سابق  
 اپنے مقام پر رکھ دیا اور اوسین حکمت و ایمان بھر دیا زان بعد سفید آہ آیا جسکو براق کہتے ہیں  
 اونچا حمار سے نچا بغل سے اسکے سینہ پر خطوط تحریر ہو کر روانہ ہوا اور آسمان دنیا  
 کے دروازہ پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبریل پوچھا  
 تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلا سے گئے ہیں کہا ہاں  
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہیں کہ خازن نے دروازہ کھولا  
 اور کہا جاؤ نعم الجی جار اس آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی  
 اور دوسرے پر عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے تیسرے پر حضرت یوسف و چوتھے  
 حضرت داریس علیہ السلام سے پانچویں پر ہارون سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں کہ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے منہ بایا

مرحباً بالآخر الصالح والابن الصالح میں اونسے رخصت ہو کر آگے بڑھا حضرت موسیٰ  
 روئے منادی نے رونیکا سبب پوچھا حضرت موسیٰ نے جواب دیا یہ لڑکا جو میرے بعد  
 نبی ہوا اسکی اکثر امت بہ نسبت میری امت کے بہشت میں داخل ہوگی حضرت سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں روانہ ہوا اور ساتویں آسمان پر حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی راوی بیان کرتا ہے کہ مجھ سے بیان کیا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے دیکھیں چار نہرین جو نکلی ہیں سد زہنہ تہتی کے جہڑے  
 اوسمین سے دو ظاہر اور دو باطن ہیں میں نے جہڑیل سے پوچھا کہ یہ کون نہرین ہیں  
 جہڑیل گویا ہوئے کہ باطن نہرین جنت میں گئی ہیں اور ظاہر نہرین وفات ہیں بعد بیت المعمور  
 میں داخل ہوا میں نے جہڑیل سے پوچھا یہ کون مکان ہے جہڑیل نے کہا یہ بیت المعمور  
 ہوا سین غل ہوتے ہیں ہر روز ستر ہزار فرشتے اور اوسیدن اوس سے باہر  
 نکلتے ہیں اور پھر کہیں انکے اوسمین جانے کی نوبت نہیں آتی ہر وہاں میرے روبرو  
 دو پیالے پیش کئے گئے ایک شہب کادوسر اودو دم کا میں نے دو دم کا  
 پیالہ لے لیا کہا گیا کہ تو ثابت قدم ہوا فطرت پر اور حق جل و علا نے تیرے ہمراہ  
 تیری امت کو بھی فطرت پر ثابت قدم کیا پھر فرض ہوین میرے اوپر سچا پنازین  
 لے لے جہتی نے اپنی دلائل میں ابوالحسن ابن عبید سے اور ابوالحسن نے احمد صغار  
 سے اور احمد صغار نے محمد بن اسمعیل ترمذی سے اور احمد بن اسمعیل نے  
 ابوعلی ابن مقفاس سے اور ابوعلی نے عبداللہ بن وہب سے اور عبداللہ نے  
 یعقوب بن عبدالرحمن زہری سے اور یعقوب نے اپنے باپ عبدالرحمن بن  
 ہشام سے اور عبدالرحمن بن ہشام سے روایت لگی ہے کہ جہڑیل ہمراہ

براق کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں آئے تو براق نے اپنے  
 دونوں کان کھڑے کئے جبریل گویا ہوئے کہ اے براق تو شرارت کرتا ہر قسم ہر  
 خدا کی کہ مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی تجھ سوار نہیں ہوا۔ بعدہ براق پر سرد  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ راستہ میں ایک ضعیفہ کو دیکھا جبریل سے  
 پوچھا یہ ضعیفہ کون ہے جبریل نے عرض کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیچے اوس  
 چیرنے کے جسکے حق سبحانہ تعالیٰ سیر کر اے۔ راستہ میں سنا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ ٹھہریے  
 اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبریل عرض کی ہیرا ہوئے کہ اے محمد میرے بیچے جسکی اللہ تعالیٰ آپکو  
 سیر کرے پھر خالق کا ایک گروہ ملا اور انھوں نے کہا السلام علیک یا اولی السلام  
 یا عاشر جبریل گویا ہوئے کہ اے محمد سلام کا جواب دیجیے آپ نے سلام کا جواب  
 دیا۔ پھر آپکو دوسرا و قسیر گروہ ملا اور اوسنے مثل گروہ اول کے کلام کیا۔  
 من بعد آپ بیت المقدس میں پہنچے اور آپکے روبرو تین پیالہ ایک پانی کا دوسرا  
 خمر کا تیسرا لبن کا پیش کیے گئے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لبن نوش کیا  
 جبریل نے عرض کی کہ آپ نے فطرت اختیار کی اگر آپ پانی پیتے تو آپ کی امت  
 غرق ہو جاتی اگر شراب نوش جان کرتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی زان بعد حضرت  
 آدم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے آپ نے امامت فرمائی اور انبیاء  
 علیہم السلام نے آپکی اقتدار کی بعد فراغت نماز کے جبریل عرض ہوا ہوئے کہ آپ نے  
 راستہ میں جس ضعیفہ کو ملاحظہ فرمایا تھا وہ دنیا تھی بجز اس قدر کے دنیا میں کوئی شکر  
 باقی نہیں ہوئے تھوڑی عمر اس ضعیفہ کے باقی ہو لیکن وہ شخص جو ارادہ کرتا تھا اس  
 امر کا کہ آپ اوسکے جانب توجہ ہوں وہ ابس تھا اور جن لوگوں نے آپکو سلام کیا



وہ ابرہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بعض الفاظ میں غرابت ہے جو ابن حاتم اپنے تفسیر میں اپنے باپ حسام بن عمارہ سے روایت کرتے ہیں اور حسام خانی بن زید سے اور خالد اپنے باپ مالک سے اور مالک بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جدم ہوئی لیلۃ الاسری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبریل ایک دابہ لیکر خدمت میں حاضر ہو چکا وہ حمار سے اونچا بغل سے نیچا تھا جبریل نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسپر سوار کرایا وہ یعنی دابہ ایک قدم اپنا منتہا سے نظر پر رکھتا تھا میں بیت المقدس میں پہلے مقام باب محمد پر پہونچا پھر ایک حجر پر گزر ہوا جبریل نے اسی اپنے انگلیوں سے ہلا کر براق کو اوسمیں باندھ دیا زان بعد میں بلند ہوا اور صحن مسجد میں پہونچا جبریل نے عرض کی کہ اے محمد کیا آپ نے خداوند عالم سے جو عین کے دید کا سوال کیا ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جبریل عرض ہوا ہوئے کہ چلیے اون عورتوں کے جناب اور انھیں سلام کیجئے میں نے اون عورتوں کو جو صخری کے بائیں طرف جلوہ آرا تھیں سلام کیا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان اول کے دروازے پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو خازن نے پوچھا کون ہے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم استفسار کیا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں ابن سنان نے دروازہ کھول دیا اور کہا مہربان ہو میں آسمان میں داخل ہوا وہاں حضرت آدم کو دیکھا جبریل نے التماس کیا کہ آپ اپنے باپ آدم کو سلام نہیں کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں حضرت آدم کے

قریب ہوا اور انھیں سلام کیا اونھوں نے جواب دیا اور فرمایا مرحبا بانی و ابنی  
 الصالح من بعد میں بمعیت جبرئیل آسمان ثانیہ کے دروازہ پر پہنچا جبرئیل نے  
 کہا دروازہ کھولو اہل آسمان نے پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ  
 کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اوں لوگوں نے دریافت کیا کیا بلائے گئے  
 ہیں کہا ہاں اوں لوگوں نے دروازہ کھول کر کہا مرحبا بانی و ابنی آسمان  
 حضرت یحییٰ کو دیکھا حضرت عیسیٰ در عالم ارشاد کرتے ہیں کہ پھر جبرئیل مجھے آسمان  
 سوم پر لیگئے اور کہا دروازہ کھولو اہل آسمان نے پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبرئیل  
 پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا  
 ہاں اہل آسمان نے دروازہ دایا اور کہا مرحبا بانی و ابنی یہاں حضرت یوسف  
 کو دیکھا۔ پھر مجھے لیگئے جبرئیل آسمان چہارم پر آیا اور کہا دروازہ کھولو اہل آسمان نے  
 پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں اہل آسمان نے دروازہ کھول کر کہا۔ مرحبا بانی و ابنی  
 یہاں حضرت ادریس کو دیکھا۔ میں بعد مجھے لیگئے جبرئیل آسمان پنجم پر  
 اور کہا دروازہ کھولو اہل آسمان نے پوچھا کون ہو کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تمہارے  
 ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں اہل آسمان  
 دروازہ کھول دیا اور کہا مرحبا بانی و ابنی یہاں حضرت ہارون کو  
 دیکھا ان بعد مجھے جبرئیل آسمان ششم پر آیا اور کہا دروازہ کھولو اہل آسمان نے پوچھا  
 کون ہو کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں اہل آسمان نے دروازہ کھول دیا اور کہا مرحبا بانی و ابنی یہاں

یہاں حضرت موسیٰ کو دیکھا پھر جبریلؑ بھی ہوا تھماں فہم پر لیگے اور کہا دروازہ کھولو اہل سماؤ پوچھا کون ہو  
 کہا میں بن جبریلؑ پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلاؤ گئے ہیں  
 کہا ہاں اہل سماؤ نے دروازہ کھول دیا اور کہا مہجابت میں معک آسمان پر حضرت ابراہیمؑ کو  
 دیکھا جبریلؑ نے عرض کیا کہ اسے محمد کیا اپنے والد ابراہیمؑ کو سلام نہ کیجے گا میں نے کہا ہاں اور حضرت ابراہیمؑ  
 کے قریب گیا اور سلام کیا انھوں نے جواب دیا اور فرمایا مہجابت بانی دہنی اصل حضرت سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما تو میں میں ساتویں آسمان کے پشت پر پہنچا وہاں ایک نہر پر گزرا اور  
 موتیوں اور یاقوتوں اور زبرجد کے خیمہ تھے اور سپر سبز جانور خوبصورت نظر آئے میں نے کہا کہ جبریلؑ  
 یہ جانور مجاہد واسطے ہیں جبریلؑ نے عرض کی کہ انھیں نوش جان کیجئے اور ذائقہ چکھو پھر جبریلؑ نے  
 التماس کیا کہ اسے محمدؐ آپاس نہر کو پہنچا تو میں نے کہا نہیں جبریلؑ نے عرض کی یہ کوثر ہے حق سبحانہ تعالیٰ  
 نے انکو عطا فرمائی ہو کیا ایک وسیع نہر میں سونے چاند کی دیکھیں کوثر کے ساحل یاقوت زبرجد  
 کہ ہیں پانی اور کادو دھ سے زیادہ سفید تھا میں نے ایک برتن اٹھایا اور پیا شہد سے زیادہ میٹھا  
 مشک سے زیادہ خوشبودار میں بعد روانہ ہوا اور سرد رہ پہنچا اور سکانور ہر رنگ کو چھوڑ کر  
 ہر بیان مجھ سے جبریلؑ جدا ہو گئے میں نے حق جل و علا کو سجدہ کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین  
 و آسمان کی خلقت کو دن فرض کیں میں تمہارا تمہاری امت پر چاس وقت کی نمازین تو تمہارا  
 تمہاری امت نمازین ادا کریں پھر سرد رہ مجھ سے جدا ہوا اور جبریلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں جلدی  
 جلدی چلا تھی کہ حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے مجھ کو کچھ نہیں فرمایا زان بعد حضرت موسیٰؑ سے  
 ملاقات کی انھوں نے پوچھا تمہارے شو فرض موسیٰؑ نے عرض کی کہ حق سبحانہ نے مجھ پر میری امت پر چاس نمازین فرض  
 کی حضرت موسیٰؑ نے فرمایا تمہاری قدرت نہیں تھی وہ دہنی میں نہ ہو شجرہ پر پہنچا مجھ کو ابراہیمؑ نے چھ لیا جبریلؑ نے فرما  
 ہاں ترک کیا میں نے حق جل و علا کو سجدہ کیا اور عرض کی کہ خدا یا تو مجھ پر اور میری امت پر چاس نمازین

فرض کین میری امت اسکی بجا آدمی کی استطاعت نہیں کھتی ہر سہین تخفیف فرمائی جائے۔  
 حق جل و علا نے ارشاد کیا ہے ہنسے پاس خاطر تمہاری دس نمازین کم کین حضرت خواہ  
 عالم کا ارشاد ہو کہ پرودہ نورا وٹھایا گیا اور جبریل نے میرا ہاتھ پکڑا میں نے چلتے میں  
 جلدی کی اور اٹھائے راہ میں حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اونھوں نے کچھ نہیں کہا  
 سن بعد حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی اونھوں نے حال استفسار کیا میں نے کہا کہ بس  
 نمازین حق سبحانہ تعالیٰ نے کم کر دیں حضرت موسیٰ نے ارشاد کیا کہ چالیس نماز وکھی  
 تم اور تمہاری امت استطاعت نہیں کھتی ہر حق جل و علا کے پاس پھر جاؤ اور سوال  
 تخفیف زبان پر لاؤ اس حدیث کو پانچ نمازوں تک کر لیا اور پانچ نمازین بچاں کا  
 حکم کھتی ہیں۔ حضرت موسیٰ نے ارشاد کیا کہ پھر جاؤ اور فرضیت میں تخفیف چاہو۔  
 میں نے کہا کہ اب مجھے حق تعالیٰ کے پاس جاتے ہوے شرم آتی ہو میں حضرت  
 موسیٰ سے مخفی ہو کر روانہ ہوا اہل سامان میرے پاس مرجبا کہتے اور ہتے ہوے  
 آئے مگر ایک شخص جسے میں نے سلام کیا او سے صرف جواب سلام ادا کیا۔ اور  
 نہ لفظام جہا زبان پر لایا اور نہ ہنسا جبریل گویا ہوے کہ یہ خازن و فزخ ہو و خلقت  
 سے آج تک کبھی نہیں ہنسا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بعد  
 میں سوار ہو کر اپنے مکان کو روانہ ہوا راستہ میں قریش کا ایک اونٹ بلا چہرہ  
 بوجھ لدا ہوا تھا اس کے اوپر دو بکرا وے تھے ایک سفید دوسرا سیاہ جب میں  
 اونٹ کے مقابل ہوا تو وہ چیخ مار کر دوڑا اور سباب کو پھینکے یا میں مسافت طو  
 کر کے مکہ میں پہونچا صبح کو قصہ سری بیان کیا شہر کین نے اسکی تکذیب کی اور ابو بکر سے  
 جا کر کہا کہ تمہیں کچھ خبر ہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کے راہ ایک

رات میں ٹھہر کر کے مکہ میں واپس آئے ابو بکر نے کہا کہ اگر یہ قول خواجہ عالم علیہ التحیۃ والسلام کا ہے  
 تو بیشک سچا ہو میں اسکی اور اس سے بعد کی بھی تصدیق کرتا ہوں ابو بکر کو بسبب تصدیق  
 کرنے اسے کے لقب تصدیق دیا گیا مشرکین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 پوچھا کہ آپ اپنے قول کی تصدیق کرنے کے واسطے کیا علامتیں بیان کرتے ہیں  
 حضرت فرمایا کہ ہستہ میں ایک ونٹ قریش کا فلان مقام پر ملا اوچھا اور دوڑا  
 اوپر دو غارے تھے ایک سیاہ دوسرا سفید اس نے اسباب پھینک دیا۔ جب  
 قافلہ قریش آیا اور ان سے سوال کیا گیا او خون وہ خبر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم دی تھی بیان کی پھر مشرکین گویا ہوئے کہ آپ کے ساتھ عیسیٰ اور موسیٰ  
 بھی تھے آپ نے فرمایا ہاں مشرکین گویا ہوئے کہ اونکی تعریف بیان فرمائیے آپ نے  
 ارشاد کیا کہ موسیٰ کی صورت وقامت جیسے شنوہ کے مرد ہوتے ہیں عیسیٰ میاں  
 قدس سرہ رنگ گویا حمام سے نکلے ہیں احمد اپنی مسند میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا  
 عثمان نے اور عثمان سے ہمام نے اور ہمام سے قتادہ نے اور قتادہ سے انس بن  
 مالک نے اور انس بن مالک سے مالک بن صعصعہ نے مالک بن صعصعہ کیفیت لیلۃ الاسری  
 یوں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا کہ میں جہنم  
 تھا اور گاہی ارشاد کیا کہ میں حجر میں جیت لیسا ہوا تھا کہ ناگاہ میرے پاس آیا انیولا  
 اور اپنی ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا کہ ان تینوں میں سے اوسطی اور جھکو لے لیا  
 اور میرا قلب نکال کر اس طشت طلائی میں رکھا جس میں ایمان و حکمت بھری تھی میرے  
 تلبخ غس دیکر پاک کیا اور پھر اسکو اپنے مقام پر رکھ دیا زان بعد وہ حاضر کیا گیا  
 جو غل سے نیچا اور حمار سے اونچا سفید رنگہ ایک قدم اپنا منتہا سے نظر پر رکھا تھا

میں ادھر سے سوار ہو کر جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان دنیا کے دروازہ پر پہنچا  
 جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا میں ہوں جبریل پوچھا گیا تمہارے  
 ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں کہا گیا  
 مرحبا بہ ونعم المہجی جاہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دروازہ  
 کھلا میں اوسمیں داخل ہوا اتفاقاً حضرت آدم کو دیکھا میں نے سلام لیا اونھوں  
 نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والبنی الصالح مجھے جبریل بھر دوسرے  
 آسمان کے دروازہ پر لے گئے اور کہا کہ دروازہ کھولو کہا کون ہے کہا میں ہوں  
 جبریل پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے  
 گئے ہیں کہا ہاں کہا گیا مرحبا بہ ونعم المہجی جاہ دروازہ وا ہوا میں اوسمیں داخل ہوا  
 اتفاقاً عیسیٰ خاں زابحانی کو دیکھا جبریل نے عرض کی یحییٰ و عیسیٰ ہیں  
 انھیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا دونوں صاحبوں نے سلام کا جواب دیا اور  
 فرمایا مرحبا بالابن الصالح والبنی الصالح من بعد میں روانہ ہوا اور تیسرے آسمان پر  
 پہنچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا میں ہوں جبریل پوچھا گیا  
 تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں  
 کہا ہاں کہا گیا مرحبا بہ ونعم المہجی جاہ دروازہ کھلا میں اوسمیں داخل ہوا اتفاقاً  
 حضرت یوسف کو دیکھا جبریل نے التماس کیا کہ انکو سلام کیجئے میں نے سلام کیا  
 اونھوں نے جواب سلام دیکر کہا۔ مرحبا بالابن الصالح والبنی الصالح میں وہاں  
 سے روانہ ہو کر چوتھے آسمان پر پہنچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا میں ہوں جبریل  
 کہا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں کہا گیا مرحبا بہ ونعم المہجی جاہ

بعد کھٹنے دروازہ کے میں دوسرے میں داخل ہوا وہاں حضرت ادریس کو دیکھا جبریل عرض پیرا ہو جو کہ  
 یہ ادریس میں انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب سلام ادا کیا اور  
 کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح۔ زمان بعد روانہ ہوا اور پانچویں آسمان پر پہنچا  
 جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہو کہا میں ہوں جبریل کہا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا بلا ہے کہ وہیں کہا ہاں دربان نے کہا مرحبا بنعم امی جا  
 پھر میں چھوڑا آسمان پر پہنچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہو کہا میں ہوں جبریل  
 پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا بلا ہے گئے ہیں کہا ہاں  
 مرحبا بنعم امی جا دروازہ دہاوا میں دوسرے میں داخل ہوا وہاں موسیٰ کو دیکھا جبریل نے  
 پیرا ہو کہ کہ انھیں سلام کیجیے میں نے سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالاخ  
 الصالح والنبی الصالح جب میں آگے بڑھا حضرت موسیٰ روئے روئے کا سبب پوچھا  
 گیا کہا اسیلے میں دیکھا کہ ایک لڑکا میرے بعد مبعوث ہوا جو جسکی زیادہ مدت نسبت میری رستے  
 جنت میں داخل ہوگی پھر میں توین آسمان پر پہنچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون  
 ہو کہا میں ہوں جبریل پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہیں کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا بلا  
 کہ وہیں کہا ہاں کہا مرحبا بنعم امی جا دروازہ کھلا میں دوسرے میں داخل ہوا ناگاہ حضرت ابراہیم  
 دیکھا جبریل عرض پیرا ہو کہ کیا بڑا ہمہ بین انھیں سلام کیجیے میں نے سلام کیا حضرت ابراہیم نے  
 اوسکا جواب دیا اور کہا جلیل اللہ الصالح والنبی الصالح من بعد میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا وہیں  
 چار نہر ہیں دو باطن و ظاہر نہر ہیں جو باطن ہیں اور انکی نسبت میں نے جبریل سے پوچھا  
 یہ کون نہر ہیں جبریل نے جواب دیا کہ یہ نہر جنت میں گئی ہیں اور ظاہر نہر ان کے نسبت  
 جبریل گویا ہوئے کہ نیل و فرات ہیں۔ پھر بیت المعمور میں داخل ہوا وہاں میرے

روبرو تین پیالہ پیش کئے گئے اول خمر کا دوسرا لبن کا تیسرا غسل کا حضرت سرور  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے دو دھپیا جہر سب عرض ہوا ہو سکے کہ  
 آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو اختیار کیا پھر مجھ پر فرض ہوئے نمازین یہ حدیث  
 بھی مثل دن حدیث کے جو اوپر ذکر ہوئے بیان کی گئی ہے شیخین نے اصل حدیث کو  
 تخریج کیا ہے۔ بہیقی نے ابو عبد اللہ الحافظ سے اور حافظ نے ابو العباس محمد  
 بن یعقوب سے اور محمد نے ابو بکر بھلی ابی طالب سے اور ابو بکر نے عبد الوہاب بن  
 عطاء سے عبد الوہاب نے ابو محمد الجہانی سے ابو محمد نے ابی ہرون ابعدی سے  
 ابی ہرون نے ابی سعد خذری سے ابی سعد خذری نے روایت کی کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت میں ناظم تھا بعد نماز عشا کے مسجد حرام میں  
 کہ ناگاہ میرے پاس آیا آنیوالا اور مجھ کو ہلایا میں اُدھڑ بٹھا میں نے کوئی شے نہیں  
 دیکھی ایک نوع خیال میں دو دن مالتوں سے آنکھیں ملتا ہوا باہر نکلا ایک ابہ کو  
 دیکھا جو مشابہ تھا تمہاری داہن میں سے اور مثل گھوڑے کے کنوٹی بدلتا تھا  
 کتنے والے نے کہا یہ براق ہے جس پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے اس سے پیشتر  
 یہ ایک قوم منتہا سے نظر پر رکھتا ہو میں اس پر سوار کرایا گیا میرے دہنے جانب سے  
 ایک وازائی کہ یا محمد میرے جانب دیکھے مجھے کچھ پوچھنا ہو میں نے اس کو کچھ جواب  
 نہیں دیا اسی حالت میں ایک عورت کو برہنہ دیکھا جو اشارہ کرتی تھی اپنے دو دنوں  
 مالتوں سے اور ارستہ تھی اوس نیت سے جو حق تعالیٰ نے پیدا کی ہے وہ گویا  
 ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے طرف ملاحظہ کیجئے میں آپ سے کچھ سوال کروں گی  
 میں نے اس کے جانب بھی التفات نہیں کیا اور بیت المقدس میں پہونچا براق کو اس نے خیرین



باندھا جس میں انبیاء علیہ السلام نے اپنے دایہ باندھے تھے من بعد جبریل دو پیالہ لائے  
 ایک میں شراب دوسرے میں شیر بھرا تھا میں نے دو دو نوش جان کیا جبریل  
 عرض پراہوے کہ آپ نے فطرت اختیار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر  
 اللہ اکبر فرمایا جبریل عرض پراہوے کہ آپ نے رستہ میں کس کس چیز کا مشاہدہ کیا  
 فرمایا کہ میں سیر کرتا تھا کہ ایک از میرے دہنے جانب سے آئے کہ یا محمد میرے  
 جانب دیکھیے مجھے آپ سے سوال کرنا ہر میں نے اسکا جواب نہیں دیا جبریل گویا  
 ہوئے کہ وہ داعی نصاریٰ تھے اگر آپ اسکو جواب دیتے تو آپ کی امت نصاریٰ  
 ہو جاتی اور اسی حالت میں اسی قسم کی ایک از میرے بائیں جانب سے آئی بیٹھے  
 اوپر بھی توجہ کی جبریل نے اتناں کیا کہ وہ داعی یہود تھی اگر آپ اسکو جواب دیتے  
 تو آپ کی امت یہود ہو جاتی اور میں نے اسی حالت میں ایک عورت کو دیکھا جو کہتی  
 تھی کہ اے محمد میرے جانب ملاحظہ کیجیے مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ میں نے اسکو  
 بھی جواب نہیں دیا جبریل عرض پراہوے کہ وہ دنیا تھی اگر آپ اسکو جواب دیتے تو  
 آپ کی امت دنیا کو اختیار کر لیتی پھر میں جبریل بیت المقدس میں داخل ہوئے میں اور جبریل  
 نے دو رکعت نماز ادا کی اسکو بعد وہ سیرھی نصب کی گئی جس پر نبی دم کی روحیں تہتی ہیں  
 نہ خلافت نے اوس سے بہتر کوئی چیز دیکھی اور نہ کسی مردہ نے جب سے اسکی آنکھیں بند  
 ہوئیں اوس سے خوش نما اور نفیس کوئی شے مانیا کی اوس سیرھی کے دیکھنے سے  
 مجھے تعجب ہوا جبریل کے ہمراہ آسمان پر پہونچا۔ سیدنا اسماعیل نام فرشتے کو دیکھا جسکے ستر ہزار  
 فرشتے فرمان بڑا ہیں ہر فرشتے کے لاکھ فرشتے کا لشکر تابع ہے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل گویا ہوئے کہ درازہ کھو لو خازن نے پوچھا کون ہے

کہا میں ہوں جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلا  
 گئے ہیں کہا ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اس ہیبت پر جس صورت پر انہیں  
 اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا دیکھا حضرت آدم پر مومنین کی روحیں پیش کی جاتی ہیں  
 اور کہتے ہیں کہ روحیں حسنہ اور نفیسہ ہر پاکیزہ ہیں۔ انہیں علیین میں رکھو اور روحیں  
 نجسہ کی پیش کی جاتی ہیں اور کہتے ہیں یہ روح خبیثہ ہیں انہیں سجدین میں رکھو۔ پھر میرا  
 ایک قوم پر گذر ہوا دیکھا جسم اون کے ترخے ہوئے ہیں بدبو اس سے آتی ہو  
 لوگ انکو نوچتے ہیں میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبریل عرض پراہو  
 یہ وہ لوگ ہیں جو حلال کو چھڑ کر حرام کھاتے ہیں اس کے بعد ایک گروہ پر گذر ہوا  
 دیکھا کہ پیٹ اونکے بڑے بڑے ہیں جب اس میں سے کوئی گرتا ہو کہتا ہو کہ اے اللہ  
 ایک ساعت مجھکو نہ اٹھائیں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں جبریل نے عرض کی یہ  
 آپکی امت کردہ لوگ ہیں جو سود کھاتے ہیں پھر ایک گروہ پر گذر دیکھا ایک قوم کو  
 کہ اونکی پہلو کا گوشت تراش کر لٹکایا جاتا تھا اور اون سے کہتے تھے کہ کھاؤ جیسا تم کھاتے  
 تھے گوشت اپنے بھائی کا اپنے مال میں نے پوچھا جبریل سے یہ کون ہیں جبریل نے  
 انہیں کیا یہ آپکی امت کے وہ لوگ ہیں جو یتیموں اور یرموں کا مال کھاتے تھے  
 پھر چونچا میں دوسرے آسمان پر وہاں ایک شخص کو کمال خوبصورت مثل چودھویں بات  
 کے چاند کے تابان و درخشان دیکھا میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں جبریل نے  
 عرض کی کہ یہ آپ کے بھائی یوسف ہیں انکے ہمراہ ایک شخص انکے قوٹم تھا میں نے  
 حضرت یوسف کو سلام کیا انھوں نے سلام کا جواب دیا کیا پھر میں تیسرے آسمان پر  
 پہونچا وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا اونکی قوم کا ایک ایک شخص انکے ہمراہ تھا

میں نے اون دونوں ساجون کو سلام کیا اونھوں نے جواب دیا میں بعد میں چوتھے  
 آسمان پر پہونچا اور حضرت اویس سے ملاقات کی میں نے اونکو سلام کیا اونھوں نے  
 جواب دیا پھر میں پانچویں آسمان پر پہونچا وہاں حضرت ہارون سے ملاقات کی انکی  
 نصف ڈاڑھی سفید اور نصف سیاہ تھی میں نے جبریل سے یہ کون ہیں جبریل گویا  
 ہوئے یہ ہارون بن عمران ہیں انکے ہمراہ ایک شخص انکی قوم کا تھا میں نے اونکو  
 سلام کیا اونھوں نے جواب دیا میں بعد چھٹے آسمان پر پہونچا یہاں حضرت موسیٰ  
 سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ سخت بال واسلے تھے اگر ہوتا اونکے جسم پر قمیص  
 بال و نکے باہر نکلتے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں  
 حق تعالیٰ کے نزدیک بزرگ ہوں اس شخص سے بلکہ شخص حق جل و علا کو نزدیک  
 مجھ سے بزرگ ہو میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے جبریل نے التماس کیا کہ آپ  
 کے بھائی موسیٰ بن عمران ہیں اونکے ہمراہ بھی اونکے قوم کا ایک شخص تھا میں نے  
 اونکو سلام کیا اونھوں نے جواب دیا پھر میں ساتویں آسمان پر پہونچا وہاں ابراہیم خلیل اللہ  
 کو دیکھا کہ بیت المعمور کے طرف پشت کیے ہوئے بیٹھے ہیں میں نے جبریل سے پوچھا  
 یہ کون ہیں جبریل نے گزارش کی یہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں انھیں سلام کیجیے میں نے  
 انھیں سلام کیا اونھوں نے جواب دیا زان بعد میں نے اپنے امت کے ایک گروہ کو جو سفید کپڑے پہنو  
 ہوئے تھا دیکھا اور دوسرے گروہ کے کپڑے میلے تھے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیت المعو  
 د میں داخل ہوا اسکے بعد وہ دونوں گروہ بھی جہنکا اوپر ذکر ہوا بیت المعمور میں داخل  
 ہوئے میں نے اور میرے ہمراہیوں نے نماز پڑھی پھر میں اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ  
 بیت المعمور سے باہر نکلا بیت المعمور میں ستر ہزار فرشتے ہر روز نماز پڑھتے ہیں

اور انکی تاقیام قیامت دوبارہ اوسین آنے کی نوبت نہ آئے گی بعد میں سدرہ المنتہی پر  
 پہونچا اوسکا ہر پتہ امت محمدی کو عطا ہوا ہونہی درجہ اوسین ایک چشمہ بہتا ہوا دیکھا  
 جسے طویل کہتے ہیں اوس سے دوسرین نکلی ہیں ایک کو ثر دوسری نذر الرحمتہ میں نے  
 اوسین غسل کیا حق جل وعلا نے میرے ماتقدم اور ماتاخر گناہ معاف کر دے  
 اسکے بعد جنت میں پہونچا میرے استےقبال کو ایک عورت آئی میں نے پوچھا تو کسکے  
 لیے ہر عورت نے جواب دیا کہ میں ید بن حارث کے لیے ہوں میں نے دودھ کی  
 نرین دیکھیں جنکا مزہ کبھی نہ بولے گا اور نرین شراب کی معانیہ کین جس سے پینے والے کو  
 لذت حاصل ہوگی اور شہد خالص کی نرین دیکھیں دخت کو پہل مثل شکے قلاقل کے وان  
 تمہارے اوٹون کے برابر جانور دیکھے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے صالحین بندوں کے لیے خاص وہ چیزیں پیدا کی  
 ہیں جو انکھوں نے نہ دیکھیں کانوں نے نہ سنی۔ اور نہ کسی بشر کے خیال میں گزریں  
 پھر میرے روبرو دوزخ پیش کی گئی اوسین حق جل جلالہ کا غضب رجبہ اور سختی  
 زفر پڑی گرا اوسین سے پتھر یا لوہا ناف شہر پر پھینکا جائے تو وہ شہر جلجلاے۔  
 زان بعد طبقات دوزخ میرے روبرو بند کر دیے گئے اور میں سدرہ المنتہی  
 سے روانہ ہوا اور مجھے غسل آگیا۔ مابین میرے اور حق جل وعلا کے قافچہ سبز  
 ادا دنی کا قرحا حاصل ہوا حضرت خواجہ عالم علیہ التحبہ والثناء فرماتے ہیں کہ میں نے آپس  
 ہوا اور سدرہ المنتہی کے ہر پتے پر ایک فرشتہ کو دیکھا اور مجھ پر چاس نمازین فرض  
 ہوئیں۔ اور حضرت موسیٰ کے پاس نے جانے کا حال بیان کیا میں بعد میں نے  
 صبح کو قریش سے یہ حال بیان کیا کہ میں آجکی رات بیت المقدس گیا اور دہان سے

آسمانوں پر پہنچا اور میں نے فلان فلان چیزیں دیکھیں اور جہل نے کہا کہ تم لوگ رشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا استعجاب نہیں کرو جو بکلام سنتے ہی ایک شخص نے اپنی چھاتی بیٹی اور کہا کہ وہ مسینہ کی آفتاب کی مانند تھی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات میں کہہ کر طوطی کی حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت روانگی میں نے قافلہ قریش کو فلان مقام پر دیکھا تھا اور مرا جعت کے وقت قافلہ مذکورہ کو دوسرے مقام پر دیکھا اور شہر شخص کے شتر و سامان کے کیفیت بیان فرمائی مشرکین میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں بیت المقدس کے خوب حال جانتا ہوں۔ بیت المقدس کے عمارت و شکل کیسی ہو اور اوس سے پہاڑ کس قدر قریب ہو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میرے سامنے پیش کیا گیا میں اوسے دیکھتا جاتا تھا اور کیفیت اوسکی بیان کرتا جاتا تھا اور اوسکو جس قدر پہاڑ سے قریب ہو وہ بھی بیان کیا وہ شخص صدقت یا رسول اللہ زبان پر لایا یہی حق نے ابو سعید سے اور ابو سعید نے عدی سے عدی نے محمد سے محمد نے حسن اسکو فی سے اور حسن نے سہیل سے اور سہیل نے حجاج سے اور حجاج نے ابو جعفر رازی سے ابو جعفر نے ابن انس سے ابن انس نے ابی العالیہ الریاحی سے ابی العالیہ نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہو کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبریل ہمراہ میکائیل کے ماضی ہوئے جبریل نے میکائیل سے کہا کہ اب زفرم کا طشت لاؤ تا خواجہ عالم علیہ السلام تھمتہ والٹنا کا سینہ چاک کر کے قلب پاک کروں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہیں کہ میرا بطن چاک کیا اور تین بار اوسکو غسل دیا ہر بار میکائیل نے اوس طشت کا آب زفرم چھینک دیا اور دوسرا آب زفرم اوسین بھر دیا آپ کا سینہ جبریل نے چاک کیا اور اوس سے

غل وغش نکال دالا اور دس مین علم و ایمان و یقین اسلام بھریا اور در میان دونوں  
 شانوں کے مہم نہوت کر دی زبان بعد میرے پاس فرس لاسے اور مجھے اوسپر سوا  
 کر دیا وہ ایک قدم اپنا منتہا سے نظر پر رکھتا تھا۔ میرے ہمراہ جبریل تھے ایک  
 قوم پر میرا گذر ہوا دیکھا کہ جس دن وہ زرعیت کرتی ہو اوسیدن اوسکو کاٹ لیتی ہو  
 بعد کاٹنے کے وہ زرعیت حالت سابقہ پر عود کر آتی ہو مین نے پوچھا کہ اسے  
 جبریل یہ کون لوگ ہیں جبریل نے عرض کی کہ یہ مجاہدین ہیں حق جل و علاؤن کے  
 حنات کو سات سو مرتبہ زیادہ کرتا ہو۔ پھر دوسرے قوم پر گذر ہوا دیکھا مین نے  
 کہ ساراؤن کے پتھر سے مارتے ہیں من بعد جب وہ سراپنا اوٹھاتے ہیں تو مثل  
 سابق کے پتھر سے پکڑتے ہیں اور عذاب مین کمی واقع نہیں ہوتی ہو مین نے جبریل  
 سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جبریل نے عرض کی کہ یہ لوگ ہیں جو نماز سے گریزی  
 کرتے ہیں ان بعد ایک قوم پر میرا گذر ہوا۔ اون کے آگے اور پیچھے قلعے یعنی  
 ڈھیر اور حقیقی کا اور اذکومثل و سنت اور بکریوں کے ہانکتے ہیں اور وہ پیپا و زرقوم  
 اور انگارے اور تچھ کھاتے ہیں مین نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں  
 جبریل نے التماس کیا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالوں سے زکوٰۃ نہیں دی  
 پھر مین ایک قوم پر گزرا سانسے اونکے ایک برتن مین گوشت انیس بختہ ہوا اور  
 دوسرے برتن مین گوشت بدبودار ہوا اور وہ برے گوشت کو کھاتے ہیں اور  
 اچھے کو چھوڑ دیتے ہیں مین نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جبریل گویا ہو  
 آپکی امت کے وہ مرد اور عورتیں ہیں جو اپنے نکاحی خاوند اور نکاحی عورتیں  
 چھوڑ کر حرام کرتے ہیں پھر راہ مین ایک لکڑی پر گذر ہوا اوسکی یہ خاصیت تھی کہ

جو کچھ ایسا چیز ادھر پڑتی ہو اسکو وہ بچاڑ ڈالتی تھی۔ میں نے جبریل سے استفسار کیا کہ یہ کیا ہو جبریل عرض ہوا کہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو رہزنی کا پیشہ کرتے ہیں اور بنہرگان خدا کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ میں بعد میں ایک شخص پر گزرا دیکھا کہ اس نے اس قدر بوجہ جمع کیا ہے جو اس سے اوٹھ نہیں سکتا ہوا وہ ادھر بوجھ کو زیادہ کرتا ہے بیٹے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون ہے جبریل نے عرض کی کہ یہ جملہ آپ کی امت کے وہ شخص ہیں جو امانتیں ہضم کرتا ہے اور ادھر صرا کرتا ہے۔ پھر میں ایک قوم پر گزرا کہ جنکی زبانیں لوہے کی قیچیوں سے کاٹی جاتی تھیں اور وہ اپنی حالت سابقہ پر رہتی تھیں میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جبریل نے انہیں کہا کہ یہ غظین بے عمل فتنہ انگیز ہیں۔ پھر ایک چم صغیرہ پر میرا گزر ہوا اس سے ایک ٹور غظیم نکلے اور اس نے ارادہ کیا کہ حجر میں پھر داخل ہوں مگر وہ داخل ہونے سے باز رہے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے جبریل نے گویا ہوئے کہ یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہے جو زبان سے سخت کلمہ کہتا تھا۔ پھر میں ایک ادوی میں پہنچا وہاں ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو محسوس ہوتی تھی مجھے وہاں ایک داز سنائی دی میں نے جبریل سے نسبت ٹھنڈی ہوا اور خوشبو مشک اور آواز کی استفسار کیا جبریل عرض ہوا کہ یہ آواز جنت ہے وہ کہتی ہے کہ اے حق تعالیٰ مجھے تو نے وہ چیز عطا کی جس کا مجھ سے وعدہ کیا تھا غنی اور ستمگر اور حریر اور سندس اور مرجان اور ذہب و اکوان اور حجاب و ربا ریق اور غسل اور پانی اور خمر اور دودھ مجھ میں یادہ کیا اور عطا کر مجھے وہ شے جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے حق تعالیٰ

اوسکے جواب میں ارشاد فرماتا ہوں کہ تیرے واسطے ہر مسلمان اور ہر مومن مومنہ  
 اور وہ شخص جو ایمان لایا مجھ پر اور میرے رسول پر اور زمین شریک کیا میرے  
 ساتھ کسی کو اور زمین بنایا کسی کو مجھ میرے اپنا مددگار اور جس شخص نے مجھ سے  
 خون کیا اور جو شخص مجھ سے جو کچھ مانگے گا اوسے میں وہ چیز دوں گا اور جس  
 شخص نے قرض دیا میرے لیے بدلہ دوں گا اوسکا اور جو شخص مجھ پر توکل کرتا ہو میں  
 اوسکی کفایت کرتا ہوں میں ہی معبود ہوں کہ نہیں ہوں میرے سوا کوئی معبود میں  
 وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہوں میں نے مومنین کو فلاح دی میں بزرگ  
 اور احسن خلایق ہوں میں بعد میں دوسرے راوی میں پہنچاؤں ان آواز گویہ  
 سنائی دیتی تھی۔ بدبودار ہوا آتی تھی میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ آواز اور کیا  
 کیسی ہے جبریل نے عرض کیا کہ یہ دوزخ ہو زبان حال۔ یہ کہتی ہے کہ اسے ہر دوزخ کا  
 عالم تو نے خطا کی مجھ سے وہ شے جو جسکا مجھ سے وعدہ کیا تھا مجھ میں سدا لخلال خیر  
 تھیم ضریع قساق عذاب قار زیادہ کیسے میرے عذاب میں سختی پیدا ہوئی اور خطا کر  
 مجھ سے وہ شے جو جسکا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے حق بل وعدا فرماتا ہوں کہ تیرے واسطے  
 ہر ہر شے کے اور شے کے اور خبیث اور خبیثہ اور جو جبار زمین ایمان لایا روز جزا کا  
 دوزخ عرض کرتی ہو کہ میں اضی ہوئی۔ پھر میں بیت المقدس میں پہنچا فرس سے  
 نیچے اتر اوسے صحرا میں باندھ کر مسجد میں اخل ہوا ملائکہ کے ساتھ نماز ادا کی۔  
 جب نماز سے فارغ ہوا دن لوگوں نے جبریل سے پوچھا تمہارے ہمراہ کون  
 ہے جبریل عرض ہوا کہ یہ خاتم النبیین ہیں۔ ان لوگوں نے پوچھا کیا بلائے  
 گئے ہیں جبریل نے کہا ہاں ان لوگوں نے کہا جیہ اللہ من ان و خلیفہ فغم لم حجاب۔



من بعد اراج انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے خداوند عالم کی تعریف کی ابراہیم نے فرمایا حمد ہو اس قادر توانا کو جس نے مجھے خلیل کا لقب عطا کیا ملک عظیم مرحمت فرمایا میرے امت کو قانع بنایا مجھے آتش گلزار کی اسکے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی تعریف کی ارشاد فرمایا کہ حمد اس ملک حقیقی کو زیبا ہو جس نے مجھ کو کلیم بنایا تو ریت مجھ پر نازل کئے مجھے فرعون کے ہلاکت کا باعث قرار دیا میرے امت میں سے ایک قوم کو ہدایت کی حق کی اور وہ عدل کرتی ہو بعد ازاں حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب احدیت کی تعریف کی اور فرمایا کہ سب تعریفیں شاہت ہیں اس پاک پروردگار کو جس نے مجھے ملک عظیم عنایت فرمایا علم زبور مجھے عطا کیا ہاتھ میں لوبے کو نرم بنا دیا جبال و بیابان مسخر کیے حکمت مجھے مرحمت فرمائی اسکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے قادر مطلق کی تعریف کی اور ارشاد کیا کہ حمد و ثنا اس خالق بیچون و چرا کو زیبا ہو جس نے ہوا و شیا طین کو میرے زیر حکم کیا مجھے علم منطق الطیر عطا کیا لشکر جن اس کا میرے مسخر کیا مجھ کو اکثر منیر بفضل دیا مجھ کو ملک عظیم عطا کیا میرے ملک کو ملک طیب بنا یا جسمین حساب کتاب نہیں ہو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب احدیت کی حمد و ثنا کی اور فرمایا ستائش اس ملک حقیقی کو روا ہو جس نے مجھ کو مثل آدم کے پیدا کیا۔

آدم کو مٹی سے بنایا اور فرمایا کن۔ پس آدم عالم ظہور میں آگئے۔ سطح مجھ کو بھی پیدا کیا۔ مجھے تورات اور انجیل کا علم عطا کیا مجھے جانور بنانے کا معجزہ مرحمت ہوا میں ابرص و امک کو اچھا کرتا ہوں مردوں کو بحکم خدا زندہ کرتا ہوں مجھے اور میرے والدہ کو شمشیر شیطان سے بچایا شیطان نے مجھ پر کسی طرح کا قابو نہ پایا ازان بعد

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق سبحانہ تعالیٰ کی تعریف کرنا شروع کی اور فرمایا کہ حمد و ثنا اوس صانع بیچون و چرا کو زیبا ہو جس نے مجھے عالم کے لیے ترست بنایا مجھ کو بشیر و نذیر کا خطاب عطا کیا قرآن شریف مجھ پر نازل فرمایا میری ہست بحیثیت دخول جنت اول ہوا اور بحیثیت پیدائش آخر ہوا میرا سینہ چاک کر کے اوس برائی نکال دالی میرا ذکر بلند کیا مجھے فاتح و خاتم بنایا ابو جعفر الداری نے بیان کیا کہ آپ خاتم مین نبوت کے اور روز محشر فاتح مین شفاعت کے پھر مین پیالہ میری روبرو پیش ہوئے جن پر سر پوش بندھے اور کہا گیا مجھ سے پیجی مین نے ایک پیالہ مین سے تھوڑا پانی پیا پھر دوسرا پیالہ دودھ کا پیش ہوا اور مجھ سے کہا گیا کہ نوش جان کیجیے مین نے اوسے خوب سیر ہو کر پیا پھر تیسرا پیالہ شراب کا پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ جو مین نے کہا کہ مین پی کر پی چکا ہوں اب نہیں پیتا جبرئیل گویا ہوئے کہ شراب آپ کی امت پر حرام کی گئی اگر آپ شراب پیتے تو امت آپ کی گمراہ ہو جاتی مگر تھوڑے لوگ گمراہ نہوتے پھر مین آسمان اول پر پہونچا جبرئیل نے کہا کہ دروازہ کھولو پوچھا کون ہو کہا مین ہوں جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلعم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں کہا لان اہل آسمان نے کہا۔ احياء اللہ من آخ و خلیفۃ و نعم الخلیفۃ و نعم الملی جبار۔ مین آسمان مین داخل ہوا ناگاہ ایک شخص کو جو کامل خلقت تھا دیکھا کہ دہنے جانب اوسکے ایک دروازہ تھا اوس مین سے جنت کی ہوا آتی تھی اور بائیں جانب ایک دروازہ تھا اوس مین سے شراب ہوا آتی تھی جب وہ اپنے دہنے جانب دیکھتے ہیں ہنستے اور خوش ہوتے ہیں اور جسم اپنے بائیں جانب دیکھتے ہیں دہنے مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ نظم کون مین اور وہ دونوں

دروازہ کیسے ہیں جبریل گویا ہوئے یہ حضرت آدم آپ کے والد ہیں اور جو دروازہ حضرت  
 آدم کے دہن سے جان بزد وہ باب جنت ہے جب دیکھتے ہیں اپنی ذریت میں سے  
 کسی شخص کو اوس میں داخل ہوتے ہوئے تو یہ ہنستے اور خوش ہوتے ہیں اور ان کے  
 بائیں جانب جہنم کا دروازہ ہے جب ان کی ذریت کا کوئی شخص اوس میں داخل ہوتا ہو تو  
 یہ مائل و غمگین ہوتے ہیں پھر مجھے لگئے جبریل دوسرے آسمان پر جبریل نے کہا  
 دروازہ کھولو اہل آسمان نے پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کما محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 اہل آسمان نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں جبریل نے کہا ان دونوں نے کہا۔  
 نعم المجرم جار و ان میں سے دو جوان دیکھے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں جبریل گویا ہو  
 کہ یہ دونوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا خالہ زاد بھائی ہیں پھر مجھے جبریل میرے  
 آسمان پر لگئے یہاں بھی وہ گنگتگو ہوئی جو اوپر بیان ہوئی اہل آسمان عرض پیرا  
 نعم اللع و نعم الخدیفة تیسرے آسمان پر حضرت یوسف سے چوستے پر حضرت  
 ادریس سے پانچویں پر حضرت ہارون سے چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
 ملاقات ہوئی من بعد ساتویں آسمان پر پہونچا یہاں ایک شخص کو جنت کا دروازہ  
 پر کرسی کے اوپر خوش و خرم بیٹھا دیکھا اونکے پاس ایک قوم کو بیٹھا دیکھا جنکی  
 پھتری سفید تھی مثل کاغذ کے اور ایک قوم کو دیکھا جنکی آنکھوں میں تیرگی تھی  
 نہر میں داخل ہو کر غسل کر کے جب نکلتی تو اونکے چہروں سے تیرگی جاتی رہتی اسکے  
 بعد دوسرے نہر میں اترتے انیس کرتے تو نگین انکی قوم اول کی مثل مچھاتی میں جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں  
 اور دوسرے لوگ کون ہیں اور انہوں نے نام کیا ہیں جبریل گویا ہوئے کہ کبھی نہیں آپ کے والد ابراہیم ہیں  
 سب سے پہلے میں پر یہ خوش ہوئے میں سفید پھتری والی ایک قوم ہے جنکے ایمان ظلم سے طیس

نہیں ہوئی اور بخوارنگت میں تیرگی ہو اور کئے اعمال صالح اعمال سیئہ سے مخلوط ہو  
 ہیں اور خون نے توبہ کی ہر حق سبحانہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا ہے لیکن ہر زمین  
 سے اول کا نام رحمت اللہ و دوسرے کا نعمت اللہ تیسرے کا شراب بطور ہر حق جل  
 و علاؤن لوگوں کو پلایا گیا پھر میں سدرۃ المنتہی پر پہنچا سدرۃ المنتہی ایک تخت ہوا کی بڑی ہوئی  
 ہیں نہرین پانی اور شراب اور دودھ کی جنکا ذائقہ متغیر نہیں ہوتا ہر سدرۃ المنتہی  
 اتنا بڑا درخت ہوا اگر سوار اس کے نیچے چلے تو ستر برس میں بھی اس کی مسافت نہ ملے  
 کر سکے پتا اس کا اتنا بڑا ہو کہ آپ کی کل امت کو چھپالے نور خالق اوس رحمت کو چھپا  
 ہوئے ہوا اور ملائکہ مثل غراب کے اس سے گھرے ہوئے ہیں پھر میں نے عرض  
 کی کہ اسے حقیقاً لے تو نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا اور ملک عظیم اونہیں عطا کیا۔  
 حضرت موسیٰ سے کلام کیا حضرت داؤد کو ملک عظیم مرحمت فرمایا جن و انس و شیاطین  
 کو ان کے تابع و فرمان کیا ہوا کو مسخر بنایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو توریت و انجیل کا  
 علم دیا اور عجزہ ابھری انکے مرحمت کیا وہ مرد و نکو تیرے حکم سے زندہ کرتے تمہاری  
 والدہ اور انکو سر شیطان سے بچایا شیطان نے اون دونوں پر قابو نہ پایا  
 حق جل و علا نے ارشاد کیا کہ اسے جیب میرے بچھو خلیل کا لقب عطا کیا۔ توریت  
 میں تیرا نام محمد جیب اللہ لکھا ہو بچھو انام کے جانب بشیر و نذیر بھیجا تیرا سینہ چاک کر کر  
 اوس سے برائی کو دور کیا تیرا ذکر بلند کیا اور اپنے ساتھ تیرا ذکر کیا تیری امت کو بہتر  
 اہم بنایا تیری امت کو وسط قرار دیا تیری امت دخول جنت کی حیثیت سے اولیٰ  
 اور بلحاظ پیدائش آخری ہے۔ ہم نے تیری امت میں سے اکثر لوگوں کو حافظ قرآن بنایا  
 ہم نے تمکو سب مشائی عطا کی جو قبل تمہارے کسی نبی کو مرحمت نہیں ہوئی اور تمکو

خواتیم سورہ بقرہ زیر خزانہ عرش سے مرحمت ہوا اور تمکو کوثر اور آٹھ حصے سلام کے مرحمت ہوئے۔ اور ام بالمعروف اور نہی بالمعسر کا تمہیں حکم دیا فاتح و خاتم تم بنائے گئے اور تمہیں پچاس نمازین فرض کی گئی ہیں۔ اور حضرت نے آئے جانے کو حضرت موسیٰ کے پاس ذکر کیا۔ ابو الفرح ابن حماد نے حافظ قطب الدین اور قطب الدین نے ابو الفرح ابن کلیب سے ابو الفرح نے علی ابن سان سے علی ابن سان نے عمر ابن مخلد سے عمرو نے ابو علی الصنفار سے ابو علی نے حسن ابن عرفد سے حسن نے مردان ابن معویہ سے مردان بن قنان ابن عبد اللہ سے قنان نے ابو طیبان الحنفی سے ابو طیبان نے ابو عبیدہ سے ابو عبیدہ نے اپنے والد عبد اللہ ابن مسعود سے ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل لائے ایک دایہ کو اونچا حمار سے اور نیچا چتر سے جبرئیل نے مجھے اوسپر سوار کرایا میں روانہ ہوا۔ براق کی یہ حالت تھی کہ جب بلندی پر چڑھتا تو پاؤں اوسکے دونوں ہاتھ کے ساتھ برابر رہتی اور جب بلندی سے اترتا تو دونوں ہاتھ اوسکے پاؤں سے برابر ہو جاتے۔ پھر میں ایک شخص طویل القامت پر گدرا جو مشابہ تھے حضرت آدم علیہ السلام سے وہ باوازل بلند کہتے تھے کہ مجھکو بزرگی اور فیصلت دی گئی میں نے اونہیں سلام کیا اونہوں نے جواب دیکر جبرئیل سے پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو جبرئیل نے کہا یا احمد ہیں اونہوں نے فرمایا مہجایا نبی الامی العربی الذی یبلغ رسالتہ ربہ۔ پھر میں روانہ ہوا اور جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہو۔ جبرئیل عرض پیرا ہوئے کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں میں نے دریافت کیا کہ آپکے عقب میں کون شخص ہو جبرئیل نے التماس کی کہ یہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک شخص ہرمین نے کہا کہ یہ شخص اپنے صاحب کے  
 روبرو چلا تاہو جبریل گویا ہوئے کہ اسکو اللہ جل شانہ جانتا ہو پھر مین روانہ ہوا اور  
 شجرہ پر پہنچا پہلے اسکے شل بن کے شجرہ کے نیچے ایک پیر مرد اپنے عیال کے  
 ہمراہ جلاؤنا تھے جبریل نے عرض کی کہ اپنے والد حضرت ابراہیم کے پاس چلیے مین  
 اونکے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا اونھوں نے جبریل سے پوچھا کہ تمہارے ہمراہ  
 کون ہو جبریل گویا ہوئے کہ یہ آپ کے فرزند احمد مین ابراہیم علیہ السلام نے مرجسا  
 یا نبی الامی بلغ رسالتہ۔ مکمل فرمایا کہ اے فرزند نوح کی رات تجھے جناب احدیت سے  
 ملاقات ہوگی تیری امت سب کی امت سے آخر ضعیف ہو اگر تجھے حق جل و علا سے  
 مانگنے کی قدرت ہو تو حق تعالیٰ سے اس چیز کو جسے تو چاہتا ہو اپنے امت کے  
 لیے طلب کر تا حق جل و علا اس رات مین وہ چیز تیرے امت کو عطا کرے۔ پھر  
 مین روانہ ہوا اور مسجد قصیٰ مین پہنچا وہاں براق سے اتر ا اور باندھا براق کو اس  
 زنجیر مین حسین انبیا علیہم السلام نے اپنی براق باندھی تھی پھر مین مسجد مین داخل ہوا  
 انبیا علیہم السلام کو قیام و رکوع و سجود مین مصروف پایا میرے روبرو دو پیالہ  
 ایک شہد کا دوسرا دو دھ کا پیش کیا گیا مین نے دو دھ کا پیالہ لیکر پیایا۔ جبریل نے  
 میرے دونوں شانہ ہلائے اور عرض کی کہ آپ نے فطرت اختیار کی پھر تکبیر پھنی گئی  
 مین نے امامت کی انبیا نے میری اقتدا کی طرانی نے عبد اللہ ابن سعد سے  
 عبد اللہ بن احمد ابن ابی شیبہ راوی سے احمد نے ابو قتادہ حربی سے ابو قتادہ  
 ابوسفیان ثوری سے ابوسفیان نے ہشام ابن عروہ سے ہشام نے اپنے والد  
 عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوئی مجھے لیلۃ الاسریٰ میں نے سیر  
 کی آسمانوں کی اور جنت میں اوس شجرہ پر گزرا جو حسن میں یکتا اور سفیدی میں اپنا  
 جواب نہ رکھتا تھا جنت کا کوئی پھل ویسا خوش نہ تھا میں نے اوس شجرہ کے پھل کو  
 نوش جان کیا جس سے میری پشت میں نطفہ قرار پایا جب زمین پر آیا اور خدیجہ سے  
 جماعت کی تو رہ گیا حمل فاطمہ کا بعد تولد کے میں نے فاطمہ میں جنت کی خوشبو  
 پائی احمد نے ابو نصر شیبان سے شیبان عاصم زوہ ابن حبیش سے روایت  
 کرتے ہیں کہ بیان کیا اونھوں نے کہ میں آیا خدیفہ ابن یمان کے پاس - وہ  
 قصہ اسری بیان کرتے تھے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ جبریل کے  
 روانہ ہوئے اور بیت المقدس میں پہونچے اور بیت المقدس کے اندر حضرت  
 اور جبریل شریف نہیں لے گئے اور نہ نماز پڑھی اور نہ براق سے اترے حتی کہ  
 کہو لگتے دروازے آسمانوں کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت  
 و دوزخ کو دیکھا اور وعدہ آخرت کو سنا پھر واپس ہوئے اور اپنے دولت خانہ  
 میں شریف لائے صبح کو آپ اسقدر فہم کہ کھلی منو ہوئی عاصم زوہ ابن حبیش  
 کہتے ہیں کہ جو لوگ قائل ہیں کہ باندھا اپنے براق کو وہ اس حدیث کے مخالف  
 نہیں ہیں کیونکہ انکا مسجد میں شریف نہ لیجانا اور براق سے نہ اترنا مانع باندھنے کو  
 نہیں ہے۔ احمد ابن حنبل نے محمد ابن جعفر سے محمد نے عوف سے عوف بن قتادہ  
 ابن عوفی سے قتادہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ الاسریٰ میں مجھے سیر کرائی گئی میں نے مکہ میں صبح  
 کی مجھے خیال ہوا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے میرا قصد ہوا کہ قصہ اسری کسی سے

نہ بیان کروں ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابو جہل دشمن آپؐ کی خدمت میں آیا اور بٹھا اور راز راہ تسخر کے  
 پوچھا کہ کوئی تادمہ حال واقع ہوا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں و ستر پوچھا کیا  
 واقعہ ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آجکی شب مجھ سیر کرانی گئی ابو جہل نے پوچھا  
 کہاں تک آپؐ نے فرمایا بیت المقدس تک ابو جہل نے پوچھا آپؐ ہم میں صبح کی فرمایا ہاں ابو جہل نے  
 کہا کیا میں آپؐ کی قوم کو بلاؤں آپؐ اوکے روبرو قصہ اسہری بیان فرمائیں گے  
 حضرت خواجہ عالم علیہ التبیۃ والثناء نے فرمایا ہاں ابو جہل نے کہا اے گروہ بن کعب  
 ابن لوی جلد و وڑو وہ لوگ نے ابو جہل نے کہا آپؐ وہ قصہ بیان کیجئے جو مجھ سے  
 بیان کیا تھا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آجکی شب سیر کر آیا گیا  
 گروہ بن کعب نے پوچھا کہاں تک آپؐ نے فرمایا بیت المقدس تک پھر وہ گویا ہو  
 کہ آنسو کیا صبح کی ہم میں حضرت نے فرمایا ہاں و نخون نے کہا کہ ہماری قوم کا ایک  
 شخص بیت المقدس کو کھینچ آیا ہوا آپؐ اوکے نشانات بیان فرمائیے حضرت خواجہ عالم  
 علیہ التبیۃ والثناء فرماتے ہیں کہ میں نے نشانات بیان کیے پھر فرمایا کہ میں مسجد میں تھا  
 اور بیت المقدس کو دیکھتا تھا جو مکان عقیل کے عقب میں ہوا وہ دیکھتا تھا اور  
 اوکے نشانات بیان کرتا تھا قوم نے عرض کی آپؐ نے جو کچھ بیان کیا سچ بیان  
 کیا بہت سی نے ابو عبد اللہ الحافظ سے ابو عبد اللہ نے مکرم ابن احمد قاضی سے مکرم  
 نے ابراہیم بن ہشیم سے او نخون نے محمد بن کثیر الضعافی سے محمد نے معمر بن  
 راشد سے معمر نے زہری سے زہری نے عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ  
 صدیقہ سے روایت کی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیر کرانی گئی صبح کو  
 آپؐ نے حال معراج لوگوں سے بیان کیا بہت لوگ مرتد ہو گئے او نہیں سے جو



ایمان لائے تھے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کر چکے تھے۔

**آٹھویں فصل۔** اس میں بیان ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق سبحانہ کو آنکھوں سے دیکھا۔ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا بعض کے نزدیک دیکھنا ثابت ہے اور بعض اسکے خلاف میں واقع ہوئے ہیں بخاری و حدیث مسروق نقل کی ہے کہ پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کلام سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جس شخص نے تجھ سے بیان کیا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا غلط بیان کیا بعدہ آیت پاک زبان پر لائیں۔ لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار وہو اللطیف۔

زرقانی کے شرح مواہب لدینیہ میں مذکور ہے کہ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پروردگار کو دیکھا عکرمہ نے کہا کہ کیا حق تعالیٰ نہیں فرماتا ہے۔ لا تدرکہ الابصار۔ ابن عباس نے ارشاد کیا کہ میرے حال پر افسوس ہے کہ یہ قول حق سبحانہ کا ادسوقت میں ہے جب کہ حق تعالیٰ تجلی فرمائے اپنے نور کی ساتھ البتہ ادسوقت میں دیت کا ہونا غیر ممکن ہے اور جب حق جل و علا تجلی کرے بغیر نور کے دوسری صورت پر تو اسکی رویت ممکن ہے اسطرچہ کہ دیکھنے والا اپنی قدرت کے موافق دیکھ سکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بھی قول ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دوسری بار دیکھا ایک مرتبہ بالبصر دوسری بار بالفؤاد اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

باسناد صحیح قزلبی سے شیخ ابوالعباس نے کہا کہ آیہ میں لفظ الابصار ہر الف و  
 لام کے ساتھ اور جمع پر جب ہر الف و لام آتا ہے تو وہ فائدہ دیتا ہے تخصیص کا اس حدیث  
 میں۔ لائن کہ الابصار سے کفار مراد ہیں نہ مومنین۔ مومنین ویدار سے مشرف  
 ہو سکتے ہیں تو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدرجہ اولیٰ ویدار الہی سے  
 مشرف ہو گئے اس پر یہ آیت پاک۔ وجوہ یومئذ یعنی یوم القیامت ناظرۃ وال ہے۔  
 جبکہ رویت آخرت میں جائز ہے تو دنیا میں بھی ممکن ہے واسطے تسادی وقتین کے  
 جب رویت کا مومنین کے واسطے آخرت میں ہونا قرآن شریف سے جائز  
 ہو اور دنیا میں ممکن۔ اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات  
 ہیں اس تقریر سے یہ نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں حق جل  
 جلالہ کو دیکھا قاضی عیاض شفا میں لکھتے ہیں کہ رویت حق سبحانہ تعالیٰ کی عقلاً جائز ہے  
 کیونکہ حق تعالیٰ حقیقتہ موجود ہے اور جو چیز موجود ہے اسکی رویت آنکھوں سے جائز ہے  
 اس کے جواز کی دلیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سوال ہے کہ کیونکہ جو چیز محال ہو اسکا  
 سوال کرنا انبیاء علیہم السلام سے بعید ہے شرع شریف میں کوئی دلیل رویت کی  
 محال و امتناع پر قائم نہیں ہے جو لوگ دلیل لاتے ہیں آیہ۔ لائن کہ الابصار۔  
 امتناع رویت پر غیر مسلم ہے واسطے نازل ہونے آیت کے شان کا امین امام شافعی علیہ الرحمہ  
 فرماتے ہیں کہ رویت ممکن ہے کیونکہ حق جل و علا اپنے کلام میں فرماتا ہے۔ کلا انہم  
عن بہم یومئذ یحجیون۔ یہ کفار کے شان میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومنین کی رویت  
 ہوگی رویت کا ہونا قیامت میں جائز ہے اور دنیا میں ممکن اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ  
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات ہیں آپکو شب معراج میں

روایت ہوے اور اس مضمون پر کہ مومنین کو قیامت کے دن رویت ہوگی بہت احادیث وار دہوئی ہیں اور حدیثوں کے راویوں کے نام ذیل میں لکھتے جاتے ہیں۔ ابی سعید۔ ابی ہریرہ۔ انس ابن مالک۔ جریر ابن عبد اللہ۔ صحب ابن سنان۔ بلالؓ۔ اور سوا ان لوگوں کے بہت صحابہ اسکے راوی ہیں انکے نام لکھنے سے طوالت واقع ہوتی ہو لہذا چند نام پر اکتفا کیا۔ خرمیہ نے اپنے کتاب توحید میں اثبات رویت بصر کو ترجیح دی ہے مسلم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا من حدثک ان محمد راى بى فقد اعظم الغریۃ۔ ابن خرمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ فرجوع روایت کی نفی نہیں کی حدیث مرفوع سے اگر انکے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ اسکو بیان کرتیں اور عتقاد کرتیں مگر استنباط آیت مذکور سے مخالفت کی بعض صحابہ اور صحابی نے جو ایک شخص نے کہا دوسرے نے اسکی مخالفت کی صحابہ سے وہ قول حجت ہوتا ہو جو باتفاق ہوا یہ مذکورہ میں تاویلات ہیں اور اک انص ہے رویت سے اسکی نفی سے نفی رویت لازم نہیں آتی ہو اور اک معرفت تحقیقت ہے اور یہ نفی ہر مثل اس شخص کے کہ تم کو دیکھے اور اس کے اور اک حقیقت اور کہ نہ ماہیت مگر بعضوں نے بیان کیا ہے کہ اور اک احاطت ہے اور عدم احاطت سے عدم رویت لازم نہیں آتی ہو مانند عدم احاطت علم سے عدم علم لازم نہیں آتا ہے حدیث صحیح میں وار د ہوا ہے۔ لا حصی اثنار علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ اس سے عدم ثناء لازم نہیں آتی ہے ابن عباسؓ اور انکے تابعین نے رویت ثابت کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ابن عباس نے کہا نعم اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے

ابراہیم علیہ السلام کو غلت موسیٰ علیہ السلام کو کلام غنایت کیا اور روایت محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو مرحمت کی۔ حسن بھری سے منقول ہے کہ انھوں نے قسم کھائی کہ حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ انس رضی اللہ عنہ سے  
 منقول ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حق سبحانہ کو دیکھا ہو مسلم نے ابی ذر سے  
 روایت کی ہے کہ انھوں حضرت سرور عالم علیہ التحیۃ والثناء کو پوچھا کہ آپ نے  
 پروردگار عالم کو دیکھا فرمایا ہو نورانی کیفیت اراہ۔ یعنی وہ نور ہے کیونکہ اس کو  
 دیکھوں میں۔ یہ حدیث معرض زوال میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں واقع ہے کہ  
 راہیت نور۔ امام احمد سے بھی اثبات روایت منقول ہوا دن سے پوچھا گیا کہ کس  
 چیز سے قول حضرت عائشہ صدیقہ کو ہم دفع کریں۔ کہا کہ قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کہ انھوں نے ارشاد فرمایا ہے۔ راہیت ربی قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قول  
 حضرت عائشہ سے اکبر ہر حکایت کی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا دیکھا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا کہ تان ایک جماعت سلف کو  
 اس میں تامل و توقف ہو اور کہتے ہیں کہ ہم اثبات ونفی کے جانب جزم نہیں کرتے  
 ہیں قرطبی نے اس قول کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ کسی عابے دلیل قاطع نہیں ہے  
 وانشر اعلم۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنے پروردگار عالم کو دیکھا بدل نہ بخشم دل ہے کہ دیکھنے سے مراد نہ علم اور نہ  
 نہ دانستن ہے یہ دونوں بوجہ اتم حاصل ہوتے ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حق جل جلالہ نے  
 خلق کیا روایت کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جیسا کہ انھوں  
 میں پس عاتنا دل سے دوسرے چیز ہو اور دیکھا دل سے جدی بات ہے اختلاف

آنکھوں کی دیکھنے میں ہنسی دل سے کیونکہ یہ متفق علیہ ہر صبح اور قول مقبول ہیں ہر کہ حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار عالم کو آنکھوں سے دیکھا حقیقہ سرایا  
 تقصیر کے نزدیک یہ ہر کہ جب حق تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو مرتبہ معراج اور طر حطرح  
 کے کمالات عنایت فرمائے جو کسی نبی مرسل و رسول برحق کو عطا نہیں ہوئی تو یہ  
 کمال استعجاب کی بات ہر کہ حق جل و علا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 آسمانوں پر بلائے اور خلوت خاص عنایت فرمائی اور دیدار جو کہ اعلیٰ مرتبہ ہر  
 اوس سے آپ کو مشرف اور بہرہ اندوز نکرے اور حضرت دوسری باتوں پر راضی  
 ہو جائیں اگرچہ کمال بندگی اور طوط کبریائی کا ادب یہ ہر کہ آپ سوال نہ کر سکیں اور  
 ذوق کلام سے مست ہو کر زبنا طقسبول کر لیں اور دیدار الہی کو طلب فرمائیں  
 مانند موسیٰ علیہ السلام کے لیکن کمال محبت و محبوبیت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو حضرت حق سبحانہ سے حاصل تھی وہ اسکی تقضی تفرق کوئی حجاب باقی رہا جسے نقل  
 کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو سوال دیدار مانع ہوا حق جل و علا بے نیاز ہو گئے بیجا مانگو  
 عطا فرماتا ہر اور کبھی طلب کرنے پر مرحمت نہیں فرماتا ہر بعضوں کے نزدیک جب  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام طلب سے باز آئے تو بیہوش ہو گئے اور خطاب لہرسانی  
 شتابی اور بیتابی کی جزائیں سنا حقیقت یہ ہر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے  
 ناکامیابی کا یہ سبب تھا کہ ہنوز سید المجدوبین دیدار الہی سے مشرف نہیں ہوئے  
 ہیں دوسرے کی کیا مجال ہر کہ اسکا سوال کرے اور کامیاب ہو۔

نہین فصل - کلام فرمانا حق تعالیٰ جل شانہ کا حضرت سرور عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے شرح شفا میں منقول ہر کہ جمہور محدثین قائل ہیں کہ حضرت خواجہ



شرح مشہد بین اوسکی مجموعیت پائی نہیں جاتی ہے اور آیت حکم اللہ  
 موسے تکلیما سے صراحتہ کلام کرنا جناب باری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
 یاد واسطہ ثابت ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہونا۔ اتوین آسمان پر ثابت  
 ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اس سے بھی بلند ہوا  
 ہے حق جل و علا نے اسکو تمام مستوی میں بلایا پس ضرور ہو کہ آپ سے  
 کلام بھی اسطے درجہ کافر مایا جاوے اوس کلام سے جو حضرت موسے  
 علیہ السلام سے ہوا حضرت موسے علیہ السلام سے کلام متعجب جناب سے ہوا  
 اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام بالمشافہۃ مع المشاہدہ  
 واقع ہوا۔

دسویں فصل۔ اسین فلاسفہ کے اس اعتراض کا کہ اگر یہ تسلیم کریں  
 کہ حضرت سرور عالم صلعم شبہ سرخ اوس عالم میں گئے تو یہ لازم آتا ہے  
 کہ آپ وجود سے عدم میں گئے اور عدم سے وجود میں آئے اور یہ محال  
 ہوا کہ جو بات قبل میں حوالہ قلم ہوئے ہیں۔

جواب اول۔ کنز الفوائد شرح عقاید میں لکھا ہے کہ بعض متکلمین قائل ہیں کہ  
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی عالم وجود سے  
 عالم عدم کے جانب اور یہ محال نہیں ہے کیونکہ ہونا عالم کا اور حدوث عالم کا  
 عدم سے جائز ہے اس صورت میں نقل کرنا موجود کا عدم کے طرف بھی جائز  
 ہوا بعض کہتے ہیں کہ مخلوق کے لئے جائز نہیں ہے کہ بدون مکان کے پانی  
 جاوے ہم اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس مقام پر کینوت شخصہ مراد ہے

شکل اوسکی یہ ہو کہ ہو خود مکان اپنے ذات کے لیے وجود عالم کے لیے  
 یہ جائز ہو کہ مکان بنفسہ پایا جاوے اور نہ ہو موضع دوسرے مکان پر جایز ہو  
 واسطے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری مخلوق  
 کے لیے یہ بات کہ ہو مکان بنفسہ اور نہ ہو موضع دوسرے مکان پر  
 کیونکہ مکان کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی دوسرا مجازی مکان مجازی وہ  
 ہو کہ جائز ہو پایا جانا شے کا بغیر اوس مکان کے مثل موضع جلوس و قرار  
 کے کہ انسان میں جلوس و قرار پایا جاتا ہو۔ اور جلوس و قرار کے موضع کا  
 وجود نہیں ہوتا ہو ہمارا یہ کہنا کہ عالم موجود ہو بغیر مکان کے مجازا ہو۔ کیونکہ  
 تحت عالم منتہی ہوتا ہو۔ عدم کے جانب زیر عدم کوئی شے نہیں ہو جس پر وہ  
 قرار پکڑے۔ مکان حقیقی اوسکو کہتے ہیں کہ ناجائز ہو پایا جانا شے کا  
 بدون مکان کے اور غیر اوس شے کا اوس مکان میں پایا جاوے کیونکہ  
 مخلوق کا بغیر ذات اور اپنی شکل کے پایا جانا جائز نہیں ہو اور نہیں جائز ہو  
 وجود غیر کا اوس مخلوق کی ذات اور شکل میں اس تقریر سے ثابت ہوا کہ حضرت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عدم میں بحیثیت مکان حقیقی تشریف لے گئے  
 مکان حقیقی ذات و شکل ہو اس تقریر پر عدم لازم نہیں آتا ہو فلاسفہ کا یہ  
 اعتراض کہ آپ عدم میں تشریف لے گئے او نہیں کے قول سے باطل ہو۔  
 جواب دوم۔ یہ ہو کہ عدم عبارت ہو کہ جسم سے روح منفک ہو کر اوس  
 عالم میں چلی جاوے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم روح  
 اوس عالم میں ونق افرور ہوے فلاسفہ کا یہ اعتراض کہ آپ عدم میں گئے



لازم نہیں آتا ہے کیونکہ آپ عالم موجودین پاسے گئے۔ اسکی مثال یوں سمجھنا چاہئے  
 کہ ایک شخص قبر کھودا کر اوسکے اندر جا بیٹھے اور اوپر سے تختے اگا کر زینتی ڈلوادی  
 تو وہ شخص جس میں وہی پھر دوپہر یا اس سے زیادہ عرصہ کے بعد مر جائے گا حالت  
 زندگی میں اوسکے نسبت یہ کہہ میں گئے کہ وہ عدم میں گیا کیونکہ عدم میں جانا  
 جس سے عبارت ہے وہ شکل بیان پائی نہیں جاتی ہے۔ اس تقریر سے یہ بات  
 ثابت ہوئی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتے ہیں  
 کہ آپ شب معراج عدم میں تشریف لے گئے۔ فقط۔

—————

صورۃ ما قرضه الفاضل البیّب الذی الادیب مولوی محمد افہام اللہ اللمی  
صانہ اللہ عن شہر کل غبی عوی

قابل ستائش وہ ذات مقدس ہو جس نے سیارات کو حرکت دی لائق شنا وہ  
صانع منزہ ہو کہ جس نے انسان کو عزت نبوت کرامت کی صلوٰۃ و سلام او ان  
حضرات خاصان ہار کاہ احدیۃ پر جنھوں نے آوازہ کوں ایمان کرو بیوں کو  
سنا یا ایسا ڈنکا شہ عجت کا بجایا اما بعد مکثہ شناسان و قیقہ برس  
قدی نفس پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہو کہ فی زمانہ اصول دین سے ایسی غفلت ہو  
کہ شبہات یا ظاہر جیسے جوابات سے کتب قدما مملو میں لوگ زبان پر لاتے ہیں  
اور جب جواب نہیں ملتا تو یہ خیال کرتے ہیں کہ بیشک جذر ہم ہو ایسا مدلل و  
مسکح و علامہ کرامت کو مولیٰ لائق بھی کراہی کر تے رہتے شک میں نہ پہنچتے کا  
وہ بھرتے رہو جناب بعلی صاحب عظم الاخوان کرم الخصال مغرم الاقران فضائل  
امبا و فاضل کتھا مولانا مولوی محمد حبیب اللہ صاحب لازالت استغلا ال سمت  
عاجی عن رسول ال زمان سے سبب یہ ملاحظہ فرمایا ظلم حق و رقم اوٹھایا اور قدما مملو  
و مشکوین و مفسرین کے کتبہ پیر جو مضامین عربی میں تھے او سکاتر بہار و دین  
کر دکھایا اور جو عام افہامات عقلا و نقل مسئلہ معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
و علیہ الہ الاتقیار و اصحابہ النبیہ و رواہ ہوئے تھے سب کے جوابات ایک  
رسالہ مختصر میں رقم فرما کر طبع کا حکم دیا۔ نام الارقہ الی معراج الاسر الملقب  
بمعدہ الکلام فی اثبات الخرق والالیام رکھا حق پر ہوا ہے زمانہ میں بڑا باریک  
انچ و مہر پر لیا اللہ اجر خیر کرامت فرماے امین شہر امینی فقط



